

علم کے قیدی سال بیک وقت نوازا گیا

علمِ نوح

مولانا محمد رفیع ہزاروی



مکتبہ اہل سنت
پشاور

علم نحو کے بنیادی مسائل پر

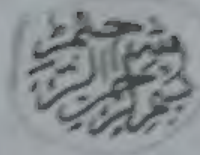
ایک جامع اور آسان کتاب

علم نحو

مولانا محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور



علم نحو کی تعریف : علم نحو ان قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے کلمات کی ترکیب اور معرب و مثنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کی آخری حالت معلوم ہو۔

قائدہ : اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی عربی زبان لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

موضوع : علم نحو کا موضوع "کلمہ اور کلام" ہے۔

کلمہ کا بیان

لفظ : جو بات آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اُسے "لفظ" کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) لفظ موضوع

(۲) لفظ مہمل

لفظ موضوع : اگر لفظ بامعنی ہو یعنی جس چیز پر وہ بولا جاتا ہے اُس کا کوئی

وجود ہو تو اُسے لفظ موضوع کہتے ہیں جیسے نرِ یس (ایک

شخص کا نام ہے)

لفظ مہمل : اگر اُس لفظ کا کوئی معنی نہ ہو یعنی وہ کسی چیز کا نام نہ ہو تو اُسے

لفظ مہمل کہتے ہیں جیسے دَیْز (خَیْد کو اُلٹا کر کے پڑھنا)
کسی آدمی یا چیز کا نام نہیں ہے۔

لفظ موضوع کی اقسام

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں،

(۱) مفرد

(۲) مرکب

لفظ مفرد یا کلمہ : وہ اکید لفظ جو ایک معنی پر بولا جائے، مفرد یا کلمہ کہلاتا ہے۔ جیسے رَجُل (مرد) ضَرَبَ (اس نے مارا)

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) اسم، جیسے رَجُل

(۲) فعل، جیسے ضَرَبَ

(۳) حرف، جیسے اِلیٰ

اسم کی تعریف :

اسم وہ کلمہ ہے جس کا معنی کسی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ جیسے کِتَابٌ

اسم کی اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں، (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق

اسم جابد : وہ اسم ہے جو خود بھی کسی لفظ سے نہیں بنتا اور اس سے بھی کوئی لفظ نہیں بنتا، جیسے فَرَسٌ، کَرْدَازُ
 اسم مصدر : وہ اسم ہے جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے کسی فعل اور اسم بنتے ہیں، جیسے ضَرَبَ اس سے ضَارِبٌ
 (اسم، ضَرَبَ (فعل) وغیرہ مشتق ہوتے ہیں۔
 اسم مشتق : وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے تَاصِرٌ (اسم فاعل)،
 مَنصُورٌ (اسم مفعول)، مَنصَرٌ (اسم ظرف) وغیرہ
 نَصْرٌ (مصدر) سے بنتے ہیں۔

علامات اسم

اسم کی گیارہ علامات ہیں :

- (۱) اس کے شروع میں الف لام آئے، جیسے الرَّسُولُ
- (۲) اس کے آخر میں تین ہو، جیسے رَیْدٌ
- (۳) اس کے شروع میں حرف جر ہو، جیسے بکتاب (بار حرف جر ہے)
- (۴) مُسند الیہ ہو (اس کی طرف کسی حکم کی نسبت ہو)، جیسے رَیْدٌ قَائِمٌ
 اس میں رَیْدٌ مُسند الیہ ہے کیونکہ اس کی طرف قیام کی نسبت ہے۔
- (۵) مضاف ہو، جیسے غَلامٌ رَیْدٌ (غلام مضاف ہے)
- (۶) مُضَعَّر ہو (اس میں چھوٹائی کا معنی پایا جائے)، جیسے رَجُلٌ
- (چھوٹا مرد)
- (۷) منسوب ہو (کسی کی طرف اس کی نسبت ہو)، جیسے یَعْقُوبُ اَوْدِیُّ
 (بغداد کا رہنے والا) بغداد کی طرف نسبت ہے۔

(۸) تشنیہ ہو، جیسے **کِتَابَانِ** (دو کتابیں)

(۹) جمع ہو، جیسے **مِرْجَالٌ** (بہت سے مرد)

(۱۰) موصوف ہو (یعنی اس کی کوئی صفت واقع ہو) جیسے **رَجُلٌ عَالِمٌ**

(رَجُلٌ موصوف ہے)

(۱۱) اس کے آخر میں نائے متحرکہ ملی ہوئی ہو، جیسے **نَاصِرَةٌ** (مدد

کرنے والی ایک عورت)

سوال: فعل کے صیغے بھی تشنیہ اور جمع ہوتے ہیں جیسے **يَضْرِبَانِ** تشنیہ اور **يَضْرِبُونَ** جمع ہے تو تشنیہ اور جمع اسم کی علامات کیسے بن سکتی ہیں؟

جواب: فعل کا تشنیہ اور جمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے اور وہ اسم ہے

جیسے **يَضْرِبَانِ** (وہ دو مرد مارتے ہیں) **يَضْرِبُونَ** (وہ سب مرد

مارتے ہیں) تو فعل ایک ہے فاعل دو یا زیادہ ہیں اس لئے فعل

تشنیہ اور جمع نہیں ہوتا۔

فعل وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر

فعل کی تعریف: اپنے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے **عِلْمٌ**، **يَعْلَمُ**۔

فعل کی تین قسمیں ہیں:

فعل کی اقسام: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

نوٹ: فعل نفی جحد لم، نفی تاکید بن، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ،

اور فعل نہی فعل مضارع میں شامل ہیں۔

وہ فعل جو گزرا ہوا زمانہ بتائے، جیسے **نَصَرَ** (اُس

نے مدد کی)

فعل ماضی:

فعل مضارع: وہ فعل جس میں موجودہ اور آئندہ زمانہ پایا جائے، جیسے

يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)
وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے
فعل امر: اَنْصُرْ (تو مدد کر)

فعل کی علامات

فعل کی آٹھ علامات ہیں:

(۱) اس کے شروع میں لفظ قَدْ آتا ہے، جیسے قَدْ سَمِعَ (تحقیق اُس نے سنا)

(۲) اس کے شروع میں حرف سین آتا ہے، جیسے سَيَقُولُ (عنقریب وہ کہے گا)

(۳) اس کے شروع میں لفظ سَوْفَ آتا ہے، جیسے سَوْفَ تَعْلَمُونَ (عنقریب تم جان لو گے)

(۴) اس پر حرف جزم داخل ہوتا ہے، جیسے لَمْ يَضْرِبْ (اُس نے نہیں مارا)

(۵) اس سے ضمیر ملی ہوتی ہے، جیسے ضَرَبْتُ (تو مضموم ضمیر ہے)

(۶) اس کے آخر میں تائے ساکن آتی ہے، جیسے ضَرَبْتُ۔

(۷) وہ کلمہ امر کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے اَنْصُرْ۔

(۸) وہ کلمہ نہی کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے لَا تَقْرُبْ۔

حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، جیسے اِلٰی — اگر ذَهَبْتُ

اِلَى الْمَسْجِدِ (میں مسجد کی طرف گیا) میں اِلٰی کے ساتھ ذَهَبْتُ اور

مَسْجِدُ کے الفاظ شامل نہ ہوتے تو اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔
حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ مسند اور مسند الیہ
حرف کی علامات : نہ بن سکے اور نہ ہی وہ اسم اور فعل کی علامات
کو قبول کرے۔

حرف کا فائدہ : حرف دو کلموں کو ملاتا ہے، کبھی یہ دو اسموں کو ملاتا ہے
جیسے زَيْدٌ فِي الْمَسْجِدِ کبھی ایک اسم اور ایک
فعل کو ملاتا ہے جیسے ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ۔ اور کبھی دو فعلوں کو ملاتا
ہے جیسے أُرِيدُ أَنْ تَقُومَ۔ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے إِنْ جَاءَنِي زَيْدٌ الْكَوْثَرُ۔

حروف کی اقسام : حروف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ عاملہ جیسے اِنَّ وغیرہ۔

(۲) حروفِ غیر عاملہ جیسے اَلَا وغیرہ۔

نوٹ : تفصیل اپنے مقام پر آرہی ہے۔

دو یا دو سے زیادہ کلموں کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں،
مرکب : جیسے غُلَامٌ نَزِيذٌ۔

مرکب کی اقسام : مرکب کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مرکب مفید وہ جس کا فائدہ صمد ہے وہاں

(۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید وہ مرکب ہے کہ جب
بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش
مرکب مفید (جملہ اور کلام) :

ہو جائے تو سننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔
مثلاً جَاءَ تَرَيْدُ (زید آیا) یہ ایک واقعہ کی خبر ہے۔ رایت بالکتاب (کتاب ل) یہ ایک حکم ہے۔

نوٹ: مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ کی اقسام: خبر اور طلب کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ خبریہ (جب خبر دی گئی ہو)

(۲) جملہ انشائیہ (جب کوئی طلب وغیرہ ہو)

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہنا ہو سکے۔
جیسے کوئی کہے جَاءَ تَرَيْدُ، تو ہو سکتا ہے وہ سچ کہتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ، جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ۔

(۲) جملہ فعلیہ، جیسے عَلِمَ تَرَيْدُ۔

وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہوتا ہے اور دوسرا جز۔
جملہ اسمیہ: اسم بھی ہو سکتا ہے اور فعل بھی۔ جیسے تَرَيْدُ کَاتِبٌ،
تَرَيْدُ کَتَبَ۔

نوٹ: جملہ اسمیہ کی پہلی جز مسند الیہ اور دوسری مسند ہوتی ہے، اور عام طور پر پہلی جز کو مبتدأ اور دوسری کو خبر کہتے ہیں۔

یہ جملہ فعلیہ ہے جس کا پہلا حصہ فعل اور دوسرا فاعل ہوتا ہے، نیز پہلے حصہ کو مُسند اور دوسرے کو مُسند الیہ کہتے ہیں۔ جیسے

مُتَّعِبٌ شَرِیْفٌ

ایک کلمہ کی دو سرے کلمے کی طرف اسناد، مُسند الیہ اور مُسند : اس طرح نسبت کرنا کہ مُسند والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اسناد کہلاتا ہے۔ جس کی طرف نسبت کی جائے اسے مُسند الیہ اور جس کی نسبت کی جائے اسے مُسند کہتے ہیں۔ جیسے

شَرِیْفٌ کَاثِبٌ میں کَاثِبٌ (اسم) کی نسبت شَرِیْفٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے اور شَرِیْفٌ کُتِبَ میں کُتِبَ (فعل) کی نسبت شَرِیْفٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے شَرِیْفٌ مُسند الیہ اور کُتِبَ، کَاثِبٌ مُسند ہیں۔

نوٹ : اسم مُسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مُسند بھی جبکہ فعل صرف مُسند ہوتا ہے مُسند الیہ نہیں ہوتا، اور حرف نہ تو مُسند الیہ ہوتا ہے اور نہ ہی مُسند۔

جملہ خبریہ کی ترکیب :

(۱) شَرِیْفٌ کَاثِبٌ (جملہ اسمیہ) - شَرِیْفٌ مبتدا - کَاثِبٌ خبر - مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) کُتِبَ شَرِیْفٌ (جملہ فعلیہ) - کُتِبَ فعل ماضی، شَرِیْفٌ فاعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) شَرِیْفٌ کُتِبَ (جملہ اسمیہ) - شَرِیْفٌ مبتدا، کُتِبَ فعل ماضی، اس میں "ہُوَ" ضمیر مستتر (پوشیدہ) اس کا فاعل - فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر - مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق ترکیب: (خود ترکیب کریں)

اَلْكِتَابُ بَحِيْدٌ، اَلطَّعَامُ لَيْدِيْدٌ، شَرِيْدٌ ذَهَبٌ، قَامَ عَمْرُوٌ،
قَرَأَ خَالِدٌ۔

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ
جملہ انشائیہ: اس جملہ میں ایک طلب اور اشارہ ہوتی ہے یعنی کسی
کام کو وجود میں لانا ہوتا ہے اس لئے سچ یا جھوٹ کا اس کے ساتھ کوئی
تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے اَیْنِتِ بِاَلْكِتَابِ (تو کتاب لا)۔

اَیْنِتِ سَبِيْعَةُ اَمْرًا مَعْرُوْفًا اِس مِیْنِ اَنْتَ ضَمِيْرٌ مُسْتَمَرٌّ (پوشیدہ)
ترکیب: اس کا فاعل، ب حرف جار اَلْكِتَابِ مجرور، جار اور مجرور
مل کر ظرف لغو ہوا اَیْنِتِ (فعل) کا، اَیْنِتِ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

جملہ انشائیہ کی اقسام: جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں:

- (۱) امر جیسے اَیْنِتِ بِاَلْكِتَابِ (تو کتاب لا)
- (۲) نہی، جیسے لَا تَأْكُلُوا اَلرِّبُو (سود نہ کھاؤ)
- (۳) استفہام (پوچھنا)، جیسے هَلْ صَلَّيْتَ (کیا تم نے نماز پڑھی ہے)
- (۴) تمنی (آرزو کرنا)، جیسے لَیْتَ شَرِيْدًا اَعَالِمًا (کاش زید عالم ہوتا)
- (۵) ترجی (امید اور توقع کا اظہار)، جیسے لَعَلَّتْ اَنْذَهَبُ (شاید
ہم جائیں)

- (۶) عقود (معاملات)، جیسے بَعْتُ (میں نے بیچا)، اِشْتَرَيْتُ

(میں نے خریدا)

(۷) عرض (کسی کام کی ترغیب دینا) ، جیسے **وَلَا تَبْتَغُوا فِي مَالِكِهِ**

کتاب ، کیا تو میرے پاس نہیں آتا رہیں گے تاکہ وہ دے دوں ،

(۸) قسم ، جیسے **وَاللّٰهِ لَخَصَمْتُ** اللہ کی قسم میں خود روزہ رکھ کر

(۹) نداء (پکارنا) ، جیسے **يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى**
(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۰) تعجب ، جیسے **مَا أَحْسَنَهُ** (اے کس چیز نے حسین کر دیا)

نوٹ : ان میں جو بظاہر جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہیں وہ اگرچہ تقیسات ہیں مگر خبریہ
ہیں لیکن جب بطور انشاء استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں مثلاً
بَعَثْتُ ، اَشْتَرَيْتُ جب خبر دینے کے طور پر ہوں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں
لیکن جب عقد کے موقع پر استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں ۔

تقسیمات جملہ : جملہ کی تین تقسیمیں ہیں :

پہلی تقسیم دو قسموں پر مشتمل ہے :

(۱) جملہ خبریہ

(۲) جملہ انشائیہ (ان کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں)

دوسری تقسیم میں چار قسمیں شامل ہیں ۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)
تیسری تقسیم نو قسموں پر مشتمل ہے ۔ (تفصیل آگے ملاحظہ کیجئے)

جملہ کی ذاتی اقسام (دوسری تقسیم) :

جملہ کی ذاتی اقسام چار ہیں :

(۲) جملہ فعلیہ

(۳) جملہ شرطیہ

وہ جملہ جو ہستہ اور خبر پر مشتمل ہو۔

جملہ اسمیہ

(۴) جملہ تانیہ

جملہ اسمیہ

جملہ تانیہ

وہ جملہ جو محصل اور فاعل سے مرکب ہو، جیسے

جملہ فعلیہ

جملہ تانیہ

وہ جملہ جو تفاوت اور اختلاف سے مل کر بنے، جیسے

جملہ ظرفیہ

جملہ تانیہ

نوٹ: انہوں کے نزدیک جملہ تانیہ بھی جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے۔

وہ جملہ جن میں شرط اور جواب پائی جائے، جیسے

جملہ شرطیہ

جملہ تانیہ

تمہاری عزت کروں گا

صفات کے اعتبار سے

جملہ کی ساختی اقسام (تقسیمی تقسیم)

وہ جملہ جو پہلے فعل جملے کو واضح کر دے، جیسے

جملہ مبیہ

جملہ تانیہ

حرف: کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل اور حرف، اسم و فعل و

حرف جملہ مبیہ سے اس کے ذریعے کلمے کی تین قسموں کی وضاحت ہوئی کہ

اسم، فعل و حرف ہیں۔

نوٹ: اس جملہ کو منفردہ و تانیہ بھی کہتے ہیں۔

وہ جملہ جو پہلے جملہ کی علت (وجہ) بیان کرے۔ جیسے حدیث میں ہے
(۲) مُعَلَّلَةٌ : میں ہے :

ان پانچ دنوں (عیہ الفطر اور ۱۰ تا ۱۳ ذوالحجہ) روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

لَا تَصُومُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا
أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِغَالٍ

فَائِهَا سے آخر تک جملہ معطلہ ہے جس میں ان پانچ دنوں میں روزہ نہ رکھنے کی وجہ (علت) بیان کی گئی ہے۔

دو کلاموں کے درمیان ایسا جملہ جس کا پہلے اور دوسرے کلام سے کوئی تعلق نہ ہو، جیسے :

(۳) جملہ معترضہ :
فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا
فَاتَّقُوا النَّارَ - (الآیۃ)

یہاں لَنْ تَفْعَلُوا جملہ معترضہ ہے۔

یہ جملہ گفتگو کے شروع میں آئے اسے جملہ متانفہ
(۴) جملہ متانفہ : اور ابتداء یہ کہتے ہیں۔ جیسے تَرِيدُ قَائِمٌ

(زید کھڑا ہے)

وہ جملہ جس کا ماقبل سے تعلق نہ ہو، جیسے لَا يَحْزَنُ
(۵) جملہ مقطوعہ : قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا (آپ ان

کی بات پر غمگین نہ ہوں بیشک تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) یہاں
إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا جملہ مقطوعہ ہے کیونکہ لفظی طور پر اس کا پہلے کلام
سے کوئی تعلق نہیں :

(۶۱) جملہ حالیہ : جیسے **جَاءَ نِي نَزِيدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ** (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) ، **وَهُوَ رَاكِبٌ** جملہ حالیہ ہے ، یہ فاعل کی حالت کو بیان کر رہا ہے ۔ **نَزِيدٌ نَزِيدٌ** (میں نے زید کو دیکھا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا) **وَهُوَ يُصَلِّي** "مفعول کی حالت بیان کر رہا ہے ۔ **كَلَّمَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا وَهُمَا جَا لِسَانٍ** (زید نے عمرو سے گفتگو کی اس حال میں کہ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے) **وَهُمَا جَا لِسَانٍ** "جملہ حالیہ ہے اور فاعل و مفعول دونوں کی حالت کو بیان کر رہا ہے ۔

(۷) جملہ معطوفہ : وہ جملہ جس کا پہلے جملے پر عطف ہو یعنی درمیان میں کوئی حرف عطف ہو ، جیسے **قَرَأَ نَزِيدٌ وَكَتَبَ عَمْرُو** (زید نے پڑھا اور عمرو نے لکھا) اس میں **كَتَبَ عَمْرُو** جملہ معطوفہ ہے وہ جملہ جو پہلے کلام کا نتیجہ ہو ، جیسے **الْجَاهِلُ مُنَافٍ** (۸) جملہ نتیجہ : **لِلْعِلْمِ فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ** (جہالت علم کے خلاف ہے پس کوئی جاہل عالم نہیں ہوتا) یہاں **فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ** پہلے جملہ کا نتیجہ ہے ۔

نوٹ : یہ تمام جملے اپنی اصل کے اعتبار سے جملہ خبریہ یا جملہ انشائیہ ہوتے ہیں ۔

مرتب غیر مفید : مرتب غیر مفید اس مرتب کو کہتے ہیں کہ متکلم جب کلام کر کے خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم نہ ہو ، جیسے **غَلَامٌ نَزِيدٌ**

(زیہ کا غلام) ، اسے مرکب تقیید کی آغوش میں لے لیں ۔
 بنیادی طور پر مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں :
 مرکب غیر مفید کی اقسام :

(۱) مرکب تقییدی

(۲) مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی دوسری جز
 پہلی جز پر کی قید ہو جیسے غلام سرائید اور راجل

فاضل

مرکب تقییدی کی اقسام : مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مرکب اضافی

(۲) مرکب توصیفی

مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی پہلی جز
 مضاف اور دوسری جز مضاف الیہ ہو ۔ جیسے

غلام سرائید ۔ اس میں غلام کی اضافت (نسبت) زیہ کی طرف
 ہو رہی ہے ۔

مرکب توصیفی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی پہلی جز موصوف اور
 دوسری جز صفت ہو ۔ جیسے راجل فاضل

مرکب غیر تقییدی : مرکب غیر مفید کی دوسری قسم مرکب غیر تقییدی
 ہے یعنی اس کی دوسری جز پہلی جز پر کی
 قید نہیں ہوتی ۔ جیسے احد عشر ۔

مرکب غیر تقییدی کی اقسام :
مرکب غیبی تقییدی کی تین قسمیں ہیں :

۱) مرکب بنائی

۲) مرکب صوتی

۳) مرکب منع حرف

مرکب بنائی : دو مرکب ہیں جن کی دوسری ہر کسی حرف کو شامل

ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدَ وَاَعَشَرَ تھا
اس نے دونوں فقرے پر مبنی ہوتے ہیں اَلْاَحَدُ اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا سہ ہوتا رہتا
ہے جیسے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ۔ یہ اَحَدَ عَشَرَ سے
تَنَقُّلاً عَشَرَ (گیارہ سے امیں تک) ہوتا ہے۔

نوٹ : مرکب بنائی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں۔

مرکب صوتی : ایسا مرکب جس کا دوسرا جز صوت (آواز) ہو۔ جیسے

مِیْنَتِیْنِہ (یہ سینٹ اور وِیْنِہ سے مرکب ہے)
وَرْمِہ ہَوِیْنِہ (وَرْمِہ اور وِیْنِہ سے مرکب ہے)۔

مرکب منع حرف : دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مل جائیں

اور دونوں کے درمیان ربط دینے والا کوئی
حرف نہ ہو جیسے بَعْبَتَا (یہ بَعْلُ اور بَدَلُ سے مرکب ہے) اور
حَضَرُ مَوْتَ (یہ حَضَرُ اور مَوْتَ سے مرکب ہے)۔

مرکب منع حرف کو مرکب مزجی بھی کہتے ہیں اس کا پہلا جز ہمیشہ فتح پر
مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدستار ہوتا ہے۔

سوالات

۱۱) اگر فی الواقع کریں، اس کی طرف سے کیا کیا کریں؟

۱۲) اگر مکتبہ خیرہ اور مکتبہ خیرہ میں کوئی فرق ہے۔

۱۳) مکتبہ خیرہ اور مکتبہ خیرہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۴) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۵) مکتبہ خیرہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۶) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۷) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۸) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۱۹) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۲۰) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۲۱) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۲۲) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

۲۳) مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے اور مکتبہ خیرہ کی تعریف کیا ہے؟

معرب و مبنی

آغازی حرف کی تہ یی نے اعتبار سے اسم کو دو قسمیں ہیں:

(۱) معرب (۲) مبنی

اسم معرب: جس اسم پر آخر عامل کے ہونے سے بدل جائے۔
اسے اسم معرب کہتے ہیں جیسے جو، نہ، یہ،

تر آیت نہ پید، مَوْرُت پَوَیْد۔ یہاں نہ پید معرب ہے اور جَاء،
تر آیت اور پاء عامل ہیں۔]

نوٹ : اسم ممکن ترکیب میں واقع ہو تو معرب ہوتا ہے ۔ ۔ اور
ترکیب کے بغیر مبنی ہوتا ہے جبکہ اسم غیر ممکن مبنی ہوتا ہے اگرچہ ترکیب میں
واقع ہو۔

اسم مبنی : جس اسم کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے اسے
اسم مبنی کہتے ہیں، جیسے جَاء ھُوْ لَا ۡء، تر آیت
ھُوْ لَا ۡء، مَوْرُت پَوَیْد لَا ۡء میں ھُوْ لَا ۡء اسم مبنی ہے عامل کے
بدلنے سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اسم ممکن ترکیب میں واقع نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے جیسے تر پید، عَمُو۔
بکو ترکیب کے بغیر مبنی ہیں اور اسم غیر ممکن اگرچہ ترکیب میں واقع ہو لیکن
مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے جیسے ھُوْ لَا ۡء۔

مبنی الاصل : مبنی الاصل تین چیزیں ہیں،

(۱) فعل ماضی

(۲) امر حاضر معروف

(۳) تمام حروف

نوٹ : مبنی الاصل کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع کے اعتبار
سے ہی مبنی ہو۔

بنی الاصل سے مشابہت

بنی الاصل سے مشابہت : کی چار صورتیں ہیں :

(۱) اسم میں بنی الاصل کا معنی پایا جائے ، جیسے آئین (اسم) میں بمزة استنبام (حرف) کا معنی پایا جاتا ہے اور حرف بنی الاصل ہے ۔

(۲) اسم اپنا معنی ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہو ، جیسے اسمائے موسولہ (التذی و نیرہ) صلہ کے اور اسمائے استارہ (هؤلائے وغیرہ) مشار الیہ کے محتاج ہوتے ہیں ۔

(۳) اسم ، فعل کے قائم مقام ہونے میں بنی الاصل کے مشابہ ہو ، جیسے نزال ، انزل کے قائم مقام ہے اور انزل (امر حاضر معروف) بنی الاصل ہے ۔

(۴) اسم ، تعدادِ حروف کے اعتبار سے حرف کے مشابہ ہو ، جیسے ت ، تا (غیمیں) ، من ، ما (اسم موصول) تین حرف سے کم ہونے کی وجہ سے حرف کے مشابہ ہیں ۔

افعال اور حروف : افعال میں سے فعل مضارع معرب ہے جب نُونِ تائید اور نُونِ جمع و مونث سے خالی ہو ۔

باقی تمام افعال بنی ہیں ، اور حروف تمام کے تمام بنی ہیں ۔
نوٹ : مضارع میں نفی جد بلم ، نفی تائید بلن ، امر باللام ، اور نہی بھی داخل ہیں ۔

عامل : عامل وہ شے ہے جس کے سبب سے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے ، جیسے جاء ترید میں جاء ،

سہ آیت زینا میں سہ آیت اور مؤنث ہوتی ہیں باء حرف بار
عامل ہے۔

عامل کی اقسام : عامل کی دو قسمیں ہیں،

(۱) لفظی عامل

(۲) معنوی عامل

لفظی عامل وہ عامل ہے جو لفظوں میں آئے جیسے جَاءَ، تَرَانَا، مَنُوہ۔
یہ عامل اٹھا توڑے ہیں۔

معنوی عامل سے مراد وہ عامل ہے جو الفاظ میں نہیں ہوتا۔ جیسے مبتدا کا عامل
ابتداء ہے۔ اور مضارع مرفوع کا عامل اس کا نائب و جازم سے خالی ہونا؛
جس کلمے پر عامل داخل ہو اُسے معمول کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ، تَرَانَا
معمول میں جَاءَ عامل اور تَرَانَا معمول ہے۔

وہ حرف یا حرکت جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی
اعراب آتی ہے اسے اعراب کہتے ہیں۔ اور اعراب تین ہیں:

(۱) رفع جو فعلیت کی علامت ہے۔

(۲) نصب جو مفعولیت کی علامت ہے۔

(۳) جر جو اضافت کی علامت ہے۔

اقسام اعراب : اعراب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعراب بالحرکت

(۲) اعراب بالحرک

جب رفع، نصب، جر حرکت کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرکت

کہتے ہیں جیسے جَاءَ تَرَيْدُ، تَرَايْتُ تَرَيْدًا، مَرَدْتُ يَزِيدٍ میں ضمّہ، فتح، کسرہ حرکات ہیں۔

جب اعراب حرف کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ أَبُولُفٍّ، تَرَايْتُ أَبَالَكَ، مَرَدْتُ بِأَبِينِكَ، یہاں رفع واو کے ساتھ نصب الف کے ساتھ اور ہر یار کے ساتھ ہے۔

اگر عامل کے بدلنے سے معرب میں ظاہری اور لفظی و تقدیری اعراب؛ لفظی طور پر تبدیلی واقع ہو تو یہ اعراب لفظی

ہوگا۔ جیسے جَاءَ تَرَيْدُ سے جب تَرَايْتُ تَرَيْدًا اور مَرَدْتُ يَزِيدٍ ہوا تو ضمّہ کی بجائے فتح اور کسرہ آگیا۔ اور اگر ظاہر میں تبدیلی نہ ہو بلکہ محض حالت بدل جائے تو یہ تقدیری اعراب ہوگا، جیسے جَاءَ مُؤَسَّى، مَرَدْتُ بِمُؤَسَّى۔ یہاں عامل کے بدلنے سے معرب کی حالت بدل گئی لیکن ظاہری طور پر اعراب میں تبدیلی نہیں آئی اس لئے اسے تقدیری اعراب (یا تقدیری اختلاف) کہتے ہیں۔

جس حرف پر اعراب آتا ہے اسے محلّ اعراب کہتے ہیں۔ محلّ اعراب؛ جیسے جَاءَ تَرَيْدُ وغیرہ میں تَرَيْدُ کی وال محلّ اعراب ہے، گویا جَاءَ عامل ہے، تَرَيْدُ معرب ہے۔ ضمّہ اعراب ہے (اور یہ اعراب بالحرکت لفظی ہے) جبکہ وال محلّ اعراب ہے۔

اعراب کے اعتبار سے اسمائے متکلمہ اور ان کے اعراب؛ اسم متکلم کی سولہ قسمیں ہیں اور ان کے اعراب کی نو صورتیں ہیں۔

۱۱ اسم مفرد منصوب صحیح : نویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے جس کا
یہ کلمہ کلمہ ثانیہ ورجت نہ ہو جیسے ترید۔

۲ جاری مجرائی صحیح (قائم مقام صحیح) : وہ اسم جس کے آخر
ساکن ہو۔ جیسے دَنُو، صَبِيٌّ۔

۳ جمع مکسر منصوب : وہ جمع جس میں واحد کی بناء سلامت
نہ رہے، اسے جمع مکسر کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ
ان تینوں کا اعراب حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتح، اور
حالت ہر میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثالیں

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَاءَ تَرِيدٌ	رَأَيْتُ تَرِيدًا	مَرَرْتُ بِتَرِيدٍ
هَذَا دَنُو	رَأَيْتُ دَنُوًا	جِئْتُ بِدَنُوٍ
هُمْ بِرَجُلٍ	رَأَيْتُ رَجُلًا	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ

۴ جمع مونث سالم : جمع مونث سالم وہ جمع مونث ہوتی ہے
جس میں واحد کی بناء سلامت رہے
اس کے آخر میں الف اور تاء آتی ہے، جیسے مُنِيمات۔ اس کا
اعراب حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب و جر دونوں میں کسرہ کے
ساتھ ہوتا ہے۔

مثال

حالتِ برّ

حالتِ نصب

حالتِ رفع

مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ

هُنَّ مُسْلِمَاتٌ

(۵) غیر منصرف؛ وہ اسمِ معرب جس میں متغیض صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائل مقام ہو، پایا جاتا ہو، جیسے عُمَرُو۔

غیر منصرف کا اعراب حالتِ رفع میں ضمّہ اور حالتِ نصب و جر دو قوتوں میں فتح کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثال

حالتِ جر

حالتِ نصب

حالتِ رفع

مَرَرْتُ بِعُمَرُو

رَأَيْتُ عُمَرُو

جَاءَ عُمَرُو

(۶) اسمائے ستّہ مکبرّہ؛ وہ چار اسماء جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں،

آبٌ، آخٌ، حَمٌ، هَنٌ، قَمٌ اور ذُو جب یہ اسماء یا مرکب کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرک ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں واو، حالتِ نصب میں الف، اور حالتِ جر میں یاء آتی ہے۔

مثال

حالتِ جر

حالتِ نصب

حالتِ رفع

مَرَرْتُ بِأَبْنِكَ

رَأَيْتُ أَبَاكَ

جَاءَ أَبُوكَ

۷. مُشْتَقِ الْاِثْنَيْنِ بِسَبْعَةِ رُخَصٍ
 ۸. كَلَامٌ رَكْعَتٌ تَوَسُّعٌ لِمَنْ يَرَى فِيهَا خُصَاءَهُ رَكْعَتٌ هُمَا
 ۹. اِثْنَتَيْنِ اَوْ اِثْنَتَيْنِ -

ان تینوں کا اعاب بھی بالحد ہوتا ہے حالت رفع میں الٹ اور
 حالت نصب و جر میں یا ماقبل مفتوح ہوتی ہے

مثالیں

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَاءَ دَجَلَانِ	وَأَيُّهُ دَجَلَانِ	مَوَدَّتْ بَرَجَلَانِ
جَاءَ دَجَلَانِ	مَرَّ أَيْتُ كَلْبَهُمَا	مَوَدَّتْ بِكَلْبِهِمَا
جَاءَ دَجَلَانِ	مَرَّ أَيْتُ اِثْنَيْنِ	مَوَدَّتْ بِاِثْنَيْنِ

۱۰. جمع مذکر سالم بے مُنْبَدُونَ (۱۱) اُولُو

(۱۲) عِشْرُونَ (۱۳) تَا لِسْعُونَ (نوشہ)

ان تینوں کا اعاب بالحد ہوتا ہے اور وہ حالت رفع میں و او ماقبل مضموم
 اور حالت نصب و جر میں یا ماقبل مکسور ہے۔

مثالیں

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَاءَ مُسْلِمُونَ	مَرَّ أَيْتُ مُسْلِمِينَ	مَوَدَّتْ بِمُسْلِمِينَ
جَاءَ اُولُو مَالٍ	مَرَّ أَيْتُ اُولُو مَالٍ	مَوَدَّتْ بِاُولُو مَالٍ
جَاءَ عِشْرُونَ رَجُلًا	مَرَّ أَيْتُ عِشْرِينَ رَجُلًا	مَوَدَّتْ بِعِشْرِينَ رَجُلًا

(۱۳) اسم منقوص : وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ (کھڑی نہ ہو) جیسے مؤمنی۔

(۱۴) جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم جیسا کہ متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غلامی۔

ان دونوں قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے یعنی لغظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

مثالیں

حالت رفع

جَاءَ مُؤْمِنِي

حالت نصب

رَأَيْتُ مُؤْمِنِي

حالت جر

مَرَرْتُ بِمُؤْمِنِي

جَاءَ غُلَامِي

رَأَيْتُ غُلَامِي

مَرَرْتُ بِغُلَامِي

(۱۵) اسم منقوص : وہ اسم جس کے آخر میں یار ما قبل مکسور ہو، جیسے قاضی۔

حالت رفع میں فتمہ تقدیری حالت نصب میں فتح لغظی اور حالت جر میں کسرہ تقدیری ہوتا ہے۔

مثال

حالت رفع

جَاءَ الْقَاضِي

حالت نصب

رَأَيْتُ الْقَاضِي

حالت جر

مَرَرْتُ بِالْقَاضِي

(۱۶) جمع مذکر سالم جب یار متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے فضیلتی اصل میں مُسْلِمُونَ تھا، یاے متکلم کی طرف اضافت ہوئی۔

تو خلافت کی وجہ سے نون گر گیا مُسْلِمُوْنَ ہو گیا واؤ اور یار جمع مجھے
 واؤ کو یار سے بدل کر یار کا یار میں ادغام کیا تو مُسْلِمُوْنَ ہو گیا۔ اب
 یار کی مناسبت سے ہم کو کہہ دیا تو مُسْلِمُوْنَ ہو گیا۔
 نوٹ: چونکہ حالت رفع میں یہ مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْنَ بنا ہے جبکہ
 حالت نصب اور جر میں مُسْلِمِیْنَ سے مُسْلِمِیْنَ بنایا گیا اس لئے حالت فتح
 میں واؤ تقریری ہے جبکہ حالت نصب اور جر میں یار لفظوں میں موجود ہے۔

مثال

حالتِ جر	حالتِ نصب	حالتِ رفع
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِیْنَ	جَاءَ مُسْلِمِیْنَ

منصرف و غیر منصرف: اسمِ معرب کی رد قسمیں ہیں:

(۱) منصرف

(۲) غیر منصرف

منصرف وہ اسمِ معرب ہے جس میں نو اسبابِ منع صرف
منصرف: میں سے کوئی سبب نہ پایا جاتا ہو، جیسے رَأَيْتُ۔ اس کا
 حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات (شمر، فتح اور کسر) اور تین آسکتی
 ہیں، جیسے جَاءَ رَأَيْتُ، رَأَيْتُ رَأَيْتُ، مَرَرْتُ مَرَرْتُ۔

غیر منصرف وہ اسمِ معرب جس میں اسبابِ منع صرف
غیر منصرف: میں سے کوئی دو یا ایک سبب جو دو کے قاطعاً ہو،
 "باتا ہو، جیسے عَمَرُ، حَمْرًا۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر

گمرہ اور نوزین این آئی اور نہالت ہر میں یہ مفتوح ہوتا ہے۔

اسباب منع صرف : اسباب منع صرف :

- (۱) عدل جیسے غَمَرُ -
 - (۲) وصف جیسے أَخْمَرُ -
 - (۳) تانیث جیسے طَلْحَةُ -
 - (۴) معرفہ جیسے ثَرَانِبُ -
 - (۵) اُمر جیسے اَبْرَاهِیْمُ -
 - (۶) جمع جیسے مَسَاحِدُ -
 - (۷) ترکیب جیسے مَعْدَانِکَرَبُ -
 - (۸) الف و نون زائد تان جیسے عَمْرَانُ -
 - (۹) وزن فعل جیسے أَحْمَدُ -
- اسم کا اصل صورت سے کسی دوسری صورت میں بدل جانا

عدل : عدل ہے۔ عدل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عدل تحقیقی

(۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی : عدل تحقیقی یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیہ منصف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل بھی دلالت کرے۔ جیسے ثَلَاثُ کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ یہ اصل میں "ثَلَاثَةُ ثَلَاثَةٍ" تھا کیونکہ معنی کی زیادتی لفظ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے تو اس میں وصف اور عدل دو سبب ہیں۔

عدل تقدیری : عدل تقدیری یہ ہے کہ اس نے عدل کے
 پر غیر منصف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل
 نہ ہو مثلاً غمّ کو غیر منصف پڑھا جاتا ہے اور اس میں علم ہونے کے
 علاوہ بظاہر کوئی دوسرا سبب نہیں، حالانکہ غیر منصف میں دوسرا سبب
 ہوتے ہیں، لہذا یہاں دوسرا سبب عدل تقدیری ہے کہ اصل میں یہ
 عاصراً ہوگا۔

نوٹ :- عدل وزن فعل کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا البتہ علمیت
 اور وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے غمّ اور ذفر میں عدل بھی ہے
 اور یہ دونوں علم بھی ہیں۔ اور ثلث، مثلث، آخر اور جمع میں
 عدل بھی ہے اور وصف بھی۔

وصف : اسم کا کسی مبہم ذات پر یوں دلالت کرنا کہ اس میں
 بعض صفات ہی ملحوظ ہوں وصف کہلاتا ہے جیسے آخرو۔
 وصف علمیت کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا۔

وصف کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع کے اعتبار سے وصف
 ہو، جیسے آسود اور آسرقم اگرچہ سانپ کے نام بن گئے لیکن
 اصل میں وصفیت کے لئے وضع کئے گئے تھے۔ لہذا غیر منصرف ہونگے۔

تانیث : اسم میں علامت تانیث (تاء، پائی) جاتی ہو یا
 تانیث معنوی ہو اس کا علم ہونا شرط ہے جیسے
 صلحہ (تانیث لفظی تاء کے ساتھ)، تانیث (تانیث معنوی)،
 اگر تانیث معنوی ثلاثی ہو اس کا درمیان والا حرف ساکن ہو اور
 وہ ٹمہ بھی نہ ہو تو خفیف ہونے کی وجہ سے اسے منصرف بھی پڑھا

جاسکتا ہے جیسے ھند۔

الف مقصورہ اور الف مددو کے ساتھ تائید ہواں میں یہ منصف ہوتی ہے کہ الف دو سببوں یعنی تائید اور لزوم تائید کے نام سے تائید ہر منصرف کا سبب بنتے ہیں اس لیے منصف کا علم ہو۔ شرط

معرفہ :

جمع ہونا ہے، جیسے تائید۔

عجمی لغت کا لفظ عجمی ہے۔ اس کے غیر منصف ہونے

بیمہ کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو اور تین حروف سے زیادہ ہو جیسے

اَبَوَ اِهِيَم، یا تین حرفی ہو لیکن درمیان والا حرف متحرک ہو، جیسے شَدُو

(ایک قلعے کا نام)، پس لَجَام منصرف ہے کیونکہ علم نہیں، اور نُونِ

بھی منصرف ہے کیونکہ اس کا درمیان والا حرف ساکن ہے

جمع : یہ ایک سبب، دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ اور اس سے

دو سببوں کے قائم مقام ہونے کی شرط یہ ہے کہ تینوں الجھوت

کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ایسی تار بھی نہ ہو جو حالت وقف میں

بار سے بدل جاتی ہے۔ اس کو تینوں الجھوت اس لئے کہتے ہیں کہ بار

بطور جمع نکسیر جمع ہو چکا اب تیسری بار جمع نہیں ہوگا۔ اس میں الف جمع کے

بعد دو حرف ہوتے ہیں جیسے مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدّد ہوتا ہے جیسے

دَوَابُّ، یا تین حرف ہوتے ہیں اور درمیان والا حرف ساکن ہوتا ہے

جیسے مَصَابِيحُ۔

ترکیب : دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایک ہونا ترکیب کہلاتا ہے۔

اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ

ہو اور اس کے درمیان نہایت اضافی یا اسنادی ہو جیسے تَغْلِبْتُ۔

الف و نون زائدتان : اگر یہ اسم میں ہوں تو ان کا علم ہونا یہی وجہ ہے کہ سَعْدَانٌ منصرف ہے کیونکہ ہر جنگلی بڑی بوٹی کو سَعْدَانٌ کہا جاتا ہے یہ علم نہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان کسی صفت میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث قَعْلَانٌ کے وزن پر نہ آئے جیسے سَكْرَانٌ۔ اس کی مؤنث سُكْرَى آتی ہے اس لئے غیر منصرف ہے اور چونکہ نَدْمَانٌ کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے اس لئے یہ منصرف ہے۔

وزن فعل : اسم کا کسی فعل کے وزن پر آنا وزن فعل کہلاتا ہے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ وزن رُفْع کے لئے مختص ہو اور فعل سے

منقول ہو کر اسم میں آئے جیسے شَمِّرُوا اور ضُربُوا ، اور اگر فعل کے لئے مختص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہو اور اُس کے آخر میں تاء (جو ہمارے بدل جاتی ہے) نہ آئے جیسے

أَحْمَدُ ، يَشْكُرُ ، تَغْلِبُ ، تَرُجِسُ غیر منصرف ہیں لیکن يَعْمَلُ منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں تاء آ سکتی ہے اور یہ يَعْمَلَةٌ بن جاتا ہے۔

غیر منصرف کا منصرف ہونا : جس اسم غیر منصرف میں علیت شرط ہو

یا علیت شرط نہ ہو لیکن وہ کسی دوسرے سبب کے ساتھ جمع ہو جائے تو ایست اسم کو نکرہ بنانے کی صورت میں منصرف پڑھیں گے۔

نوٹ : (۱) تائیت (لفظی ہو یا معنوی) عجمہ ، ترکیب اور الف و نون زائدتان میں علیت شرط ہے۔

۔ اں اور وں فعل میں ملتا ہے۔ لہذا انہیں یکن اہل و سبب ان کے ساتھ

جمع ہوجاتی ہے۔
اگر وہ منفرد صفت ہو یا اس پر الف لام داخل کر دیا جائے تو اس
پر حالت جو میں کمرہ آجاتا ہے جیسے موزنات یا خمد کھ اور موزنات
یا خمد۔

اسم مبنی (غیر ممکن) کی اقسام : اسم مبنی (غیر ممکن) کی آٹھ اقسام ہیں :

- | | |
|-------------------|-------------------|
| (۱) مفردات | (۲) اسمائے اشارات |
| (۳) اسمائے موصولہ | (۴) اسمائے افعال |
| (۵) اسمائے اصوات | (۶) مرکب بنائی |
| (۷) کنایات | (۸) بعض ظروف |

یہ ضمیر کی جن سب سے اور ضمیر وہ اسم مبنی ہے جو متکلم
مُضمَرَات : مخاطب یا اُس نائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع
کیا گیا ہو جس کا لفظ یا معنی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

ضمیر یعنی ضمیر کی دو قسمیں ہیں :

- (۱) ضمیر متصل
- (۲) ضمیر منفصل

متصل : وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں :

(۱) ضمیر مرفوع متصل : فاعل کے وہ ضمیر جو فعل سے مل ہوئی ہو۔
ضَرَبْتُ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا

بَنِمَ ضَرَبْتَ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا
ضَرَبْتَ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا

(۲) ضمیر منصوب متصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے پیوستہ ہو
ضَرْبَكَ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا
ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا

(۳) ضمیر مجرور متصل: مضاف یا حرف پر سے مل کر جو ضمیر
غَلَامَكَ غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا
غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا
فِي لَنَا لَكَ لَكَ لَكَ لَكَ لَكَ
لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا

متفصل: وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل ہو، اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر مرفوع منفصل: فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔
أَنَا نَحْنُ أَنْتَ أَنْتُمْ هُوَ هُمَا هِيَ هُنَّ

(۲) ضمیر منصوب منفصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔

إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ
إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ

نوٹ : یوں یہ نشہ ضمیر میں ہو نہیں۔
 ضمیر مرفوع متصل بعض اوقات پوشیدہ ہوتا ہے اور اس
 ضمیر مستتر : ضمیر مستتر کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ضمیر متصل
 مستتر ہوتا ہے :

(۱) ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ، جیسے
 ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ ۔

(۲) مضارع کے صیغہ واحد متکلم ، جمع متکلم ، واحد ماضی ، واحد مذکر غائب
 اور واحد مؤنث غائب میں ۔ جیسے أَضْرِبُ میں (أَنَا) ، تَضْرِبُ میں
 (تَحْنُ) ، تَضْرِبُ میں (أَنْتَ) ، يَضْرِبُ میں (هُوَ) اور تَضْرِبُ
 میں (رَهِی) ۔

(۳) اسم فاعل کے تمام صیغوں میں جیسے ضَارِبٌ میں (هُوَ) ، ضَارِبَانِ
 میں (هُمَا) ، ضَارِبُونَ میں (هُمْ) ، ضَارِبَةٌ میں (هِيَ) ،
 ضَارِبَتَانِ میں (هُمَا) ، ضَارِبَاتٌ میں (هُنَّ) ۔

(۴) اسم مفعول کے بھی تمام صیغوں میں جیسے مَضْرُوبٌ میں (هُوَ) اور
 مَضْرُوبَةٌ میں (رَهِی) ، آخر تک ۔

نوٹ : صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے تمام صیغوں میں بھی ضمیر مستتر
 ہوتا ہے ۔

ضمیر شان و ضمیر قصہ : بعض اوقات ضمیر مرفوع متفصل غائب
 جملے کے شروع میں آتی ہے اور
 مذکورہ جملہ اس کی وضاحت کرتا ہے ۔ اگر یہ مذکر کی ضمیر ہو تو اُسے ضمیر شان
 کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر قصہ کہا جاتا ہے ۔

(۱) ضمیر ثانی کی مثال ، هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، ثانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایک ہے ،

(۲) ضمیر قصہ کی مثال ، اِنَّكَ تَرٰی نَبَّ قَابِلَةً ، قصہ یہ ہے کہ زیب
کھڑی ہے ،

ضمیر فصل : اگر بتدار کی جمع فرمایا اسم تثنیہ میں ہو تو بتہ اور جمع کے درمیان
ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے جو واحد ، تثنیہ ، جمع ،
مذکر ، مؤنث ، متکلم ، مخاطب ، اور غائب ہوتے ہیں بتدار کے مطابق ہوتی
ہے اس ضمیر کو ضمیر فصل کہا جاتا ہے ۔ جیسے تَرٰیذٌ هُوَ اَنْتَ رَحْمٌ ۔ کات
تَرٰیذٌ هُوَ اَفْضَلٌ مِنْ عَمْرٍ و ۔

اسمائے اشارہ : وہ اسماء میں جو مشائر الیہ پر دلالت کے لئے وضع
کئے گئے ہوں یہ پانچ قسم کے الفاظ ہیں جو چھ معانی
کے لئے آتے ہیں ۔

نوٹ : جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشائر الیہ کہتے ہیں ۔

وجہ حصر : مشائر الیہ مذکر ہو گا یا مؤنث پھر دونوں صورتوں میں
واحد یا تثنیہ یا جمع ہو گا ۔ اس طرح کل چھ اقسام بن گئیں ۔
چونکہ جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے ایک ہی قسم کا اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے
لہذا پانچ قسم کے اسمائے اشارہ ہیں جو چھ معانی پر دلالت کرتے ہیں ان کی
تفصیل یہ ہے ،

ذَا ، واحد مذکر کے لئے ۔ ذَا ، ذَیْنِ ، تثنیہ مذکر کے لئے (ذَانِ
حالت رفع میں اور ذَیْنِ حالت نصب و جر میں ۔ تَا ، تَیْ ، تِثْ ، ذِکَا ،
ذِہِیْ ، تِہِیْ : واحد مؤنث کے لئے ۔ تَانِ ، تَیْنِ ، تثنیہ مؤنث کے لئے

ذاتِ حالتِ رفع اور تثنیٰ حالتِ نصب و جر میں ، - اَوْ ذَا (واحد کے ساتھ)
 اَوْ ذَا (البتہ قصور سے ساتھ) جمع نذر اور جمع مونث سے لے ۔ جس اور
 اس سے اشارے شروع میں ہائے تثنیہ لگا دیتے ہیں تثنیہ ہذا ، ہذان
 ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح اسمائے اشارہ کے آخر میں حرفِ خطاب کا ف ، اضافہ ہو
 گیا جاتا ہے جیسے ذَا لَہ ۔ اور کسی کا ف خطاب سے پہلے لام مکسور لگاتے
 ہیں ، جیسے ذَا لَک ۔

نوٹ : اسمِ اشارہ ذَا (ہذا) قریب کے لئے ۔ ذَا لَہ دور کے لئے ۔
 اور ذَا لَہ درمیانی مسافت کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

اسم موصول ذَا : اسم ملنی ہے جو اپنے صلہ سے مل کر
اسمائے موصولہ : جیسا کہ جگر بنتا ہے صلہ خبریہ ہوتا ہے اور اس
 میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹی ہو ۔ جیسے
 جَاءَ ابْنُ ابْنِ قَائِمٍ : اس میں (الَّذِي) اسم موصول ہے ابْنِ
 قَائِمٍ بعد اسمیہ خبریہ صلہ ہے اور ابْنِ قَائِمٍ کی ضمیر مجرور الَّذِي اسم موصول کی
 طرف لوٹی ہے ۔ اسی طرح جَاءَ الَّذِي قَامَ ابْنُ قَائِمٍ میں الَّذِي کا صلہ
 خبریہ فعلیہ قَامَ ابْنِ قَائِمٍ ہے ۔

اس کے موصولہ درج ذیل ہیں :

الَّذِي : (واحد کر) - اَللَّذَانِ : (تثنیہ مذکر حالتِ رفع) ۔
 اَلَّذَيْنِ : (تثنیہ مذکر حالتِ نصب و جر) - اُولَکَا اور اَلَّذَيْنِ :
 (جمع مذکر) - اُولَئِی (واحد مونث) - اَلَّتَانِ : (تثنیہ مونث حالتِ
 رفع) - اَلَّتَيْنِ : (تثنیہ مونث حالتِ نصب و جر) - اَلَّذِیْ
 اَللَّوَاتِی ، اَللَّوَاتِی ، اَللَّوَاتِی : (جمع مونث) - مَا ، مَنِ ، اَمِی

ما عام طور پر غیر ذوی القتل کے لئے اور مَنْ عام طور پر ذوی القتل کے لئے آتا ہے اور ان دونوں میں عموم ہوتا ہے آئی نہ کو نوٹ وہ دونوں کے لئے اور آیت صرف نوٹ کے لئے آتا ہے۔

نوٹ (۱) قبیلہ بنو سلی کی لغت میں ذُو یعنی الَّذِی بھی اسمائے موصولہ میں سے ہے، جیسے ذُو ضَرْبٍ یعنی الَّذِی ضَرْبُكَ (۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں جو الف لام ہوتا ہے وہ الَّذِی کا معنی دیتا ہے اور اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ فِي الضَّارِبِ نَزِيدًا یعنی الَّذِی يَضْرِبُ نَزِيدًا۔ جَاءَ فِي الْمَضْرُوبِ غَلَامُهُ یعنی الَّذِی ضُرِبَ غَلَامُهُ۔

(۳) اگر اسم موصول کی طرف ٹوٹنے والی ضمیر مفعول کی ضمیر ہو تو اسے حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے قَامَ الَّذِی ضَرَبْتَهُ كَوَقَامِ الَّذِی ضَرَبْتَ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ :

آئی اور آیت "مَعْرَبٌ" میں البتہ جب ان کے صلہ کے شروع والے کلمہ کو حذف کر دیا جائے جیسے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا۔ (تراس صورت میں مبنی ہوں گے یہاں أَشَدُّ سے پہلے هُوَ ضمیر تھی جسے حذف کیا گیا یعنی هُوَ أَشَدُّ)

ہر فعل دو سر ہے جو فعل کا معنی دیتا ہے۔

اسماءُ افعال: اسمائے فعل کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

۲۔ اسمائے فعل بمعنی فعل ماضی

اسمائے فعل بمعنی امر حاضر درج ذیل ہیں:

ثَوْبٌ يَنْدُ ثَوْبًا وَرَمَتْ دَسَ . هَيْتَ لَكَ . هَلُمَّ : دَو .

صَفَا . مِ دَقَّتْ نِیپ رہو . جِئْتَنَسْ . آؤ . مَفَا . ابھی چھوڑا . بَلَا : تو غور چھوڑا .

مَفَا : کبھی چھوڑا . ذُوْنَتْ . پکڑو . عَيْتَ : لازم پکڑو . هَكَّتْ : لٹا .

اسماءُ افعال بمعنی فعل ماضی درج ذیل ہیں:

هَيْتَ : دور ہوا . مَوْنَتْ : جدی کی . شَتَّانَ : جدا ہوئے .

شَتَّانَ : کافی حد تک دو چیزیں ہوتی ہیں ۔ جیسے شَتَّانَ شَرَّ يَسْدَا وَ

عَمْرُو : زیادہ اور کم دیکھ دو سر سے جدا ہوئے .

جو لفظ کسی آواز کی حکایت کے لئے بول جائے

اسماءُ اصوات:

یا اس کے ذریعے کسی بنو کر آواز دی جائے

اسے اسم صوت کہتے ہیں:

۱۔ غَقَقَ : کوکے کی آواز۔

۲۔ مَعَعًا : اونٹ بٹانے کی آواز۔

مرکب بنائی: جب کوئی اسمہ دو کلموں سے مرکب ہو اور ان کے درمیان اضافی یا استنادی نسبت نہ ہو اور اس کا دوسرا کلمہ

کسی حرف کش مل ہو تو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔ اس کے دونوں جزائے فاعلی ہوتے ہیں جیسے اَحَدُ عَشَرَ سے رِسْعَةُ عَشْرَتَا۔ اصل میں

یہ آخِذُ وَعَشْرُ اور تِسْعَةُ وَعَشْرُ تھے، البتہ اِثْنَا عَشَرَ کا پسند
جزرِ معرب ہے۔

اسمائے ظروف : اسمائے ظروف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ظروفِ زمان

(۲) ظروفِ مکان

ظروفِ زمان : اِذَا - اِذَا - مَتَى - كَيْفَ - اَيَّانَ - مُنْذُ -
مُنْذُ - قَبْلُ - بَعْدُ - قَطُّ - عَوَضُ - اَفْسُ -
فَوْقَ - تَحْتَ - حَيْثُ - اَيْنَ - اَنَّى - عِنْدَ -
ظروفِ مکان : لَدَى - لَدُنْ - قُدَّامُ - خَلْفُ -

یہ ماضی کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں
اِذَا : آتے ہیں، جیسے اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور اِذَا الشَّمْسُ
طَالِعَةٌ۔

مستقبل کے لئے آتا ہے، اور اگر ماضی پر داخل ہو تو اسے
اِذَا : بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے اِذَا اجَاءَ
نَصْرُ اللّٰهِ۔

اِذَا میں شرط کا معنی بھی پایا جاتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ بھی
آسکتا ہے، جیسے اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

یہ شرط یا استفہام کے معنی کے لئے آتا ہے۔ شرط کی مثال
مَتَى : مَتَى تَصُمُّ اَصْمُ۔ استفہام کی مثال : مَتَى تُسَافِرُ۔
اَيَّانَ : وقت پوچھنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ۔

مُنْذِرٌ - مُنْذِرٌ : اگر مٹی کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو ابتداءً مدت بتانے کے لئے آتے ہیں، جیسے کسی نے پوچھا : مَتَى مَآرَ آيْتِ تَرَيْدَا (تُو نے زید کو کب سے نہیں دیکھا؟) تو جواب میں کہتا ہے : مَآرَ آيْتُهُ مُنْذِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَا مُنْذِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ یعنی میرے زید کو نہ دیکھنے کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا۔ اگر کھ کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو فوری مدت بتانے کیلئے آتے ہیں، جیسے پوچھا جائے : كَمْ مُدَّةً مَآرَ آيْتِ تَرَيْدَا (کتنی مدت ہوئی کہ تم نے زید کو نہیں دیکھا؟) اس کے جواب میں کہا جائیگا : مَآرَ آيْتُهُ مُنْذِي يَوْمَيْنِ وَمُنْذِي يَوْمَيْنِ یعنی اُسے نہ دیکھنے کی تمام مدت دو دن ہے۔

قَبْلٌ - بَعْدٌ : اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی و متکلم کی نیت میں ہو (تو مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ)۔ اور اگر ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کی نیت میں بھی نہ ہو یا محذوف ہی نہ ہو تو یہ معرب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مندرجہ بالا آیت کو لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ بھی پڑھا جاتا ہے۔

قَطٌّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے مَآرَ آيْتُهُ قَطُّ (میں نے اُسے بالکل نہیں دیکھا)

عَوَضٌ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے اور اس میں اشتغاق کا معنی ہوتا ہے، جیسے لَا اَضْرِبُهُ عَوَضُ (میں اُسے کبھی بھی نہیں ماروں گا)

اَمْسٌ : یہ اہل جواز کے نزدیک کسر پر مبنی ہوتا ہے اور گزرے ہوئے

دن کے لئے آتا ہے، جیسے مَا رَأَيْتُمْ اَنْفِی۔
ظروف مکان

قَوِّی، تَحْتَ

جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ تسلیم کی نیت
میں ہو تو مبنی ہوتے ہیں ورنہ یہ مضاف ہیں۔

قَدَّ اَمْرٌ - خَلْفٌ

ان کا وہی حکم ہے جو قَوِّی اور تَحْتَ
کا ہے۔

حَدَّثَ

اس کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ بدلہ کی طرف مضاف ہو
جیسے اَجَلَسَ حَدَّثَ یَجْلِسُ نَرِیْدُ۔

اَیْنٌ - اَتَى

یہ دونوں استفہام اور شرط کے لئے آتے ہیں۔
استفہام کی مثال: اَیْنٌ تَمَشِیْ - اَتَى تَقْعُدُ۔

شرط کی مثال: اَیْنٌ تَجْلِسُ اَجَلَسَ - اَتَى تَقْعُدُ اَقْعُدُ۔

اَتَى فعل کے بعد ہو تو کَیْفَ کے معنی میں آتا ہے، جیسے فَأَتَوْا
حَرْشَکُمْ اَتَى شِئْنُکُمْ (کَیْفَ شِئْنُکُمْ)۔

عِنْدَ

یہ فتح پر مبنی ہوتا ہے، جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ
نَرِیْدُ۔

لَدَی - لَدُنْ

دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں، جیسے
اَلْمَالُ لَدَی نَرِیْدُ - اَلْبَتَّ عِنْدَ اور

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں مال وغیرہ کا پاس ہونا ضروری
نہیں بلکہ اس کی ملک میں ہونا کافی ہے، مثلاً اگر زید کا مال بینک میں
ہو تو بھی اَلْمَالُ عِنْدَ نَرِیْدُ کہہ سکتے ہیں لیکن لَدَی اور لَدُنْ میں
مال کا پاس ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: اگر غیر مبنی ظروف جملہ یا لفظ ذی طرف مضاف ہوں تو

انہیں فتح پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ
 يَصْدُقُهُمْ۔ یہاں لفظ 'یوم' ظرف غیر مبنی ہے۔ اسے یَوْمٌ اور یَوْمٌ
 دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح یَوْمٌ مَشِيْذٌ اور حَيْثُ مَشِيْذٌ لفظ
 مِثْلٌ اور غَيْرٌ جب مَا، اَنْ اور اَنَّ سے ملے ہوئے ہوں تو
 انہیں بھی فتح پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے ضَرْبَتُهُ مِثْلَ مَا ضَرْبَ
 تَرِيْدٌ۔ غَيْرُ اَنْ ضَرْبُ تَرِيْدٌ۔

وہ اسماء جنہیں کسی مبہم (پوشیدہ) چیز پر
اسمائے کنایات : بولنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ ان کی
 دو قسمیں ہیں :

- (۱) وہ اسمائے کنایات جو مبہم عدد پر دلالت کریں ، جیسے کَمٌ اور کَذَا۔
- (۲) وہ اسمائے کنایات جو مبہم بات پر دلالت کریں ، جیسے کَيْفٌ ، ذِيْنَ ۔

کَمٌ کی اقسام : کَمٌ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) استفہامیہ

(۲) خبریہ

کَمٌ استفہامیہ کا مدخول مفرد ہوتا ہے اور تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب
 پڑھا جاتا ہے ، جیسے کَمٌ رَجُلٌ عِنْدَكَ ،

کَمٌ خبریہ کا مدخول مفرد ہو یا جمع — مجرور ہوتا ہے۔

مفرد کی مثال : کَمٌ مَالٌ اَنْفَقْتُ ۔

جمع کی مثال : کَمٌ رَجُلٌ لَقِيْتَهُمْ ۔

سوالات

۱۱۔ معرب اور جہنی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کون کون سے کلمے جہنی الاصل ہیں؟

۱۲۔ اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کے کون کون سی قسمیں ہیں؟

۱۳۔ اعراب کے اعتبار سے اسمائے متکلمہ کی کتنی قسمیں ہیں ان میں سے پانچ کے نام اور ان کا اعراب لکھیں

۱۴۔ غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اسباب منع صرف کون کون سے ہیں؟

۱۵۔ اسم غیر متکلم کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں؟

۱۶۔ ضمیر ثانی، ضمیر قصہ اور ضمیر فصل کی وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں

۱۷۔ اسمائے کنایات کی کتنی قسمیں ہیں اور کلمہ استفہامیہ اور خبریہ کے عمل میں کیا فرق ہے؟

مرفوعات

مرفوع وہ اسم ہے جس میں فاعلیت کی علامت پائی جاتی ہو۔ فاعلیت کی علامات خبر، واو اور الف ہیں۔ مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں :

(۱) فاعل

(۲) مفعول مآثر یُسَمَّ ذَرِيعَةُ (نائب فاعل)

(۳) مستدا

(۴) خبر

(۵) رات وغیرہ کی خبر

(۶) گات وغیرہ کا اسم

(۷) ما و لا مُشَبَّهَتَیْنِ بِلَیْسَ کا اسم

(۸) لائے نفی جنس کی خبر

فاعل

برودہ اسم فاعل کہلاتا ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو جیسے قائم نہ یَدُ ، تَر یَدُ صَار یَدُ أَبُو ذ اور ماضِی ب تَر یَدُ عَمْرُو
ہر فعل کے لئے فاعل مرفوع کا ہونا ضروری ہے اور وہ فاعل دو طرح کا ہوتا ہے :

۱. فاعل ظہر (ظاہر) جیسے ذَهَبَ تَر یَدُ میں تَر یَدُ فاعل ظاہر ہے
۲. فاعل ضمیر (ضمیر) جیسے تَر یَدُ ذَهَبَ میں ذَهَبَ فعل کی ضمیر ہو

فاعل ہے

اگر فعل متعدی ہو تو اس کا مفعول بھی آتا ہے جیسے ضَرَبَ ابْنُ سَعْدٍ
اگر فاعل ظاہر ہو تو فعل پیشہ اس آتا ہے جیسے ضَرَبَ ابْنُ سَعْدٍ
ضَرَبَ ابْنُ سَعْدٍ ، ضَرَبَ ابْنُ سَعْدٍ

اگر فاعل ضم ہو تو فاعل واعداء کے فعل واعداء تثنیہ اپنے
فعل تثنیہ اور جمع کے لئے جمع کا سیغہ آئے گا مثلاً تَرِيدُ ضَرَبَ ، اَلزَّيْدَانِ
ضَرَبَا ، اَلزَّيْدُونَ ضَرَبُوا

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی کلمہ فاعل
نہ ہو یا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو ، اور فاعل فعل سے مقدم ہو تو فعل ہمیشہ
مؤنث آئے گا جیسے قَامَتِ هِنْدُ (مؤنث حقیقی کی مثال) ، اور اَلشَّمْسُ
ضَعَّتْ (مؤنث غیر حقیقی کی مثال)

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی دوسرا کلمہ فاعل
ہو یا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو اور فعل مقدم ہو ، یا فاعل جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں
میں فعل مذکر بھی آسکتا ہے اور مؤنث بھی ۔ جیسے ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدُ اور
ضَرَبَتِ الْيَوْمَ هِنْدُ (مؤنث حقیقی کی مثال) ، طَلَعَ الشَّمْسُ و
ضَعَّتِ الشَّمْسُ (مؤنث غیر حقیقی کی مثال) ، قَامَ الرِّجَالُ وَقَامَتِ
الرِّجَالُ (جمع مکسر کی مثال)

نوٹ :

جب فعل مجہول ہو تو فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام
کر دیا جاتا ہے ۔ یہ مرفوعات کی دوسری قسم ہے ۔

مفعول ماضی یسم فاعلہ : نائب فاعل

یہ مفعول کے دو مل کو حذف کر کے سے فاعل کے قیام کیا جاتا ہے
 سے مفعول ماضی یسم فاعلہ کہتے ہیں جیسے ضروب تریڈنگ فعل کے واحد
 تشریح جمع ۔ یہ دو موصوفہ ہونے کے اعتبار سے مفعول ماضی یسم فاعلہ فاعل
 نہ ہوتا ہے ۔ مثالیں : ضروب تریڈنگ ، ضروب التریڈنگ
 ضروب تریڈنگ ، تریڈنگ ضروب ، تریڈنگ ان ضروباً ، التریڈنگ
 ضروب ، ضروب تریڈنگ ، شمس تریڈنگ ، ضروب التریڈنگ
 تریڈنگ تریڈنگ ، تریڈنگ تریڈنگ ، تریڈنگ تریڈنگ ، ضروب تریڈنگ ، ضروب تریڈنگ

جملہ "ورثہ"

یہ دونوں اسم ، غلطی عوامل سے خالی ہوتے ہیں ۔ ان میں سے ایک
 مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سے جملہ کہا جاتا ہے اور دوسرا مسئلہ ہوتا ہے
 جسے جو کہتے ہیں جیسے تریڈنگ یسم ۔ ان دونوں میں عامل معنوی ہے اور
 وہ جملہ ہے ۔

جملہ میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر میں اصل اس کا نکرہ ہونا ہے
 یہی وجہ ہے کہ کوئی صفت ہو تو وہ جملہ بن سکتا ہے ۔ جیسے :
 و جملہ قوام خیر من قشر لک ۔

اسی طرح نکرہ کو کسی بات سے خاص کر دیا جائے تب بھی وہ جملہ واقع
 ہو سکتا ہے ۔ جیسے : جملہ فی الدار امراة ۔ و ما احد خیر

يَمْنُكَ - شَوْءٌ أَهْوَأُ ذَانِبٍ - فِي الدَّارِ رَحْمَةً - سَلَامٌ عَلَيْكَ

اگر وہ اسموں میں سے ایک معروف اور دوسرا نکرہ ہو تو معرف کو مبتدأ اور
نکرہ کو خبر بنا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں حرف ہوں تو ان میں سے جسے
چاہیں مبتدأ بنا دیں اور دوسرے کو خبر۔ جیسے اللَّهُ، الْيَوْمَ، أَذْهَبَ الْوَيْلُ،
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّنَا۔

بعض اوقات جملہ ہی مبتدأ کی خبر واقع ہوتا ہے :

جملہ اسمیہ کی مثال : تَرَيْنَا أَبْنَاهُ قَائِمًا۔

جملہ فعلیہ کی مثال : تَرَيْنَا قَامَ أَبْنَاهُ۔

جملہ شرطیہ کی مثال : تَرَيْنَا انْجَاءَ فِي فَاكِسِرْمَا۔

جملہ ظرفیہ کی مثال : تَرَيْنَا خَلْفَكَ - عَمْرُو فِي الدَّارِ۔

إِنَّ وَغیرہ کی خبر

إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَوْلَا اور لَعَلَّ کی خبر مرفوع ہوتی

ہے۔ یہ حروف مبتدأ اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدأ کو نصب دیتے ہیں

اور اسے إِنَّ وغیرہ کا اسم کہا جاتا ہے۔ اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان

حروف کی خبر کہلاتی ہے۔ إِنَّ وغیرہ کے داخل ہونے کے بعد إِنَّ کی خبر

مسند ہوتی ہے جیسے إِنَّ تَرَيْنَا قَائِمًا میں قَائِمًا مسند ہے۔ إِنَّ وغیرہ

کی خبر مفرد، جملہ اور نکرہ ہونے میں مبتدأ کی خبر جیسا حکم رکھتی ہے لیکن اسے

اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں البتہ ظرف ہونے کی صورت میں مقدم کر سکتے ہیں

کیونکہ ظروف میں وسعت ہوتی ہے جیسے إِنَّ فِي الدَّارِ نَرَيْنَا۔

کَانَ وَغَیْرَہ کا اسم

کَانَ ، صَارَ ، أَصْبَحَ ، أَمْسَى ، أَضْحَى ، ظَلَّ ، بَاتَ ،
أَضَى ، عَادَ ، عَدَا ، سَرَّاحَ ، مَا زَالَ ، مَا قَتَى ، مَا انْفَكَ ،
مَا دَامَ ، لَيْسَ ، مَا يَرَحَ افعال ناقصہ کہلاتے ہیں۔ یہ بھی مبتداؤ
خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ افعال ناقصہ مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور وہ کَانَ
وغیرہ کا اسم کہلاتا ہے ، اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے کَانَ وغیرہ کی خبر
کہا جاتا ہے۔

کَانَ وغیرہ کا اسم ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مستدالیہ ہوتا ہے
جیسے کَانَ تَرِيدٌ قَائِمًا میں تَرِيدٌ مستدالیہ ہے۔ افعال ناقصہ کی خبر کو
ان کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے کَانَ قَائِمًا تَرِيدٌ۔ یاد رہے کہ
افعال ناقصہ میں سے جن کے شروع میں ما نہیں ان کی خبر کو فعل پر بھی مقدم
کرنا جائز ہے اور وہ کَانَ سے سَرَّاحَ تک ہیں جیسے قَائِمًا کَانَ تَرِيدٌ۔ اور
جن افعال کے شروع میں لفظ ما ہے ان کی خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں، البتہ
لَيْسَ میں اختلاف ہے۔

مَا وَلَا مُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ کا اسم

مَا وَلَا کا اسم ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مستدالیہ ہوتا ہے۔
ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لَا نکرہ کے ساتھ مخصوص
ہے جیسے مَا تَرِيدٌ قَائِمًا ، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ۔

لائے نفی جنس کی خبر

لائے داخل ہونے کے بعد یہ سند ہوتی ہے جیسے کہ رخصت و ایندھ

منصوبات

اسمائے منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں :

- | | |
|-----------------------|------------------------------------|
| (۱) مفعول مطلق | (۲۱) مفعول بہ |
| (۳) مفعول فیہ | (۳۱) مفعول لہ |
| (۵) مفعول معہ | (۶۱) حال |
| (۷) تمیز | (۸۱) مستثنیٰ |
| (۹) کات و غیرہ کی خبر | (۱۰۱) لائے نفی جنس و اسم |
| (۱۱) ان و غیرہ کا اسم | (۱۲۱) ما و الامشبہتین بلدین کی خبر |

مفعول مطلق

مفعول مطلق اپنے ماقبل فعل کا مصدر ہوتا ہے۔ یہ مفعول کبھی تاکید کے لئے ذکر کیا جاتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔ کبھی بیانِ نوحہ کے لئے آتا ہے جیسے جَلَسْتُ جَلَسَةً الْقَارِيَّ۔ کبھی بیانِ مدد کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَلَسْتُ جَلَسَةً، جَلَسَتَيْنِ، جَلَسَاتٍ۔ بعض اوقات مفعول مطلق کسی ایسے فعل کا مصدر ہوتا ہے جو اس کے لفظوں سے نہ ہو جیسے قَعَدْتُ جُلُوسًا۔ کسی قرینہ کی وجہ سے مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے آنے والے کو کہا جائے خَيْرٌ مُّقَدِّمٍ یعنی قَدِمْتَ

قَدْ وَخَّيْخِرَ مَقْدِمٍ ، لفظ خیر اسم تفضیل ہے اور یہ اسیت موقوف قد و ما
یا مضاف الیہ مَقْدِم کے اعتبار سے مصدر کا معنی دیتا ہے بعض اوقات
مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب بھی ہوتا ہے اور یہ محض سماع پر
موقوف ہے جیسے شُکْرًا اور سَقِيًّا۔

مفعول بہ

یہ اس شی کا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ
مَرِيْدًا کبھی مفعول بہ اپنے فاعل پر بھی مقدم ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ عَمْرُوَ
مَرِيْدًا۔ مفعول بہ کا فعل پانچ جگہ حذف ہوتا ہے ، ایک جگہ جواز جبکہ
قرینہ موجود ہو جیسے مَنَ أَخْرَبْتُ کے جواب میں صرف مَرِيْدًا کہا جائے
یعنی أَخْرَبْتُ مَرِيْدًا ، اور چار جگہ وجوباً حذف ہوتا ہے ۔ ایک جگہ حذف
سماعی ہے اور باقی قیاسی ہے ۔

(۱) سماعی ، جیسے اَمْرًاۃً وَنَفْسًا یعنی دَعُوْهُ وَنَفْسًا۔ وَانْتَهَوْا
خَيْرًا لَّكُمْ یعنی اِنْتَهَوْا عَنِ التَّثْلِيْثِ وَاقْصِدُوا خَيْرًا لَّكُمْ۔
اَهْلًا وَسَهْلًا یعنی اَتَيْتَ مَكَانًا اَهْلًا وَوَطَيْتَ مَكَانًا سَهْلًا۔
(۲) ڈرانے کے لئے ، جیسے اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اَتَيْتَ نَفْسًا
مِنَ الْاَسَدِ۔ بعض اوقات مُخَذَّرَمْنٌ (جس سے ڈرایا یا باا سب) کو تندر
کے ساتھ لایا جاتا ہے۔ جیسے اَلطَّرِيقُ اَلطَّرِيقُ یعنی اَتَيْتَ الطَّرِيقَ
يَا اَجْتَنِبِ الطَّرِيقَ۔

مفعول بہ کے عامل کو بشرط تفسیر حذف کرنا یعنی سبب اسم کے بعد
فعل یا شبہ فعل یوں واقع ہو کہ وہ اس کی ضمیر یا متعلق میں عامل ہونے

کی وجہ سے خود اس اسم (مفعول بہ) میں عمل کرتا ہو جس پر یہ اسم لیا گیا ہو۔
 شے فعل کو ضمیر یا متعلق سے الگ کیا جائے تو وہ اس میں عمل کرتا ہو۔
 میں مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے جیسے تَرٰیذُ ضَمِیْرُہٗ۔
 (۱۳) منادی کا فعل حذف کرنا واجب ہے اور حرف نہ اس کے ساتھ
 ہوتا ہے جیسے یَا تَرٰیذُ اصل میں اَدْعُوْا تَرٰیذُ یَا اَھْلَ تَرٰیذُ

منادی

منادی وہ اسم ہے جسے حرف نہ لے سائے چار ہوتے۔ تروٹ نہ
 پانچ ہیں۔
 یا۔ آ یا۔ ھ یا۔ ائی۔ ہمزہ مفتوحہ۔

منادی کی اقسام

اگر منادی مفرد معرّف ہو تو علامہ رفع یعنی صمۃ۔ الف و رد دہ
 جنی ہوتا ہے جیسے یَا تَرٰیذُ۔ یَا مَرِیْطُ۔ یَا مَرِیْطُ۔ اگر منادی کے
 شروعات میں لام الاستغناء ہو تو منادی مجرور ہوگا جیسے یَا تَرٰیذُ۔ اُتِیْ
 کے آخر میں الاستغناء کا الف نکالا جائے تو منادی مسنون ہوگا۔ جیسے
 یَا تَرٰیذُ اَہْ۔ اگر منادی مضاف ہو یا مشابہ مسانن ہو یا کریمین ہو تو
 منادی منسوب ہوتا ہے۔ علی الترتیب متاخر اس طرح ہیں۔
 یَا عَجَبُ اللّٰہِ۔ یَا حَافِیْہُ جَبَلُ۔ اور ا۔ جب کہ کسی کو منادی رَحْمَۃُ
 خُذْ بِیَدِیْ۔

اگر منادی کے شروعات میں الف یا ہمزہ مفتوحہ ہو تو تروٹ نہ

در منادی کے درمیان آیتھا یا آتھا لے میں جیے یا آیتھا الرَّجُلُ ،
یا آیتھا الرَّجُلُ ۔

نوٹ

(۱) تخفیف کے لئے منادی کے آخری حرف کو حذف کرنا بھی جائز ہے اور اس کو ترخیم کہتے ہیں جیسے یا مَالِکُ سے یا مَالٌ ۔ یا مَنْصُورُ سے یا مَنْصُ ۔ یا عُثْمَانُ سے یا عُثْمٌ وغیرہ ۔ منادی مرخم میں ضمہ اور اصل حرکت دونوں جائز ہیں جیسے یا حَارِثُ سے یا حَارُ اور یا حَارِدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں ۔

(۲) حرفِ ندا یا ، وَا کی طرح مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے ، جیسے یا نَزِیدُ کُ ، وَا نَزِیدَا کُ ۔ یاد رہے کہ جس پر رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں ۔ لفظ ”وَا“ اس کے ساتھ خاص ہے ۔ جبکہ یا ندا اور مندوب دونوں کے درمیان مشترک ہے ۔

مفعول فیہ

اُس وقت اور جگہ کا نام ہے جس میں فعل واقع ہوا ، اسے ظرف بھی کہتے ہیں ۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ظرفِ زمان

(۲) ظرفِ مکان

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں :

(۲) محدود

(۱) مبہم

مبہم : اس ظرف کو کہتے ہیں جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔
 محدود : اس ظرف کو کہا جاتا ہے جس کی کوئی حد مقرر ہو۔
 ظرفِ زمانِ مبہم : دَہْرٌ ، حَیْنٌ ۔
 ظرفِ مکانِ محدود : یَوْمٌ ، لَیْلَةٌ ، شَہْرٌ ، سَنَةٌ ۔
 ظرفِ مکانِ مبہم : خَلْفٌ ، قَوْفٌ ۔
 ظرفِ مکانِ محدود : دَارٌ ، سُوْقٌ ۔

نوٹ

ظرفِ زمانِ مبہم اور محدود دونوں منصوب ہوتے ہیں اور ان میں حرفِ جرّیٰ مقدر ہوتا ہے جیسے صُمْتُ دَہْرًا اور سَافَرْتُ شَہْرًا یعنی فِی دَہْرٍ اور فِی شَہْرِ ۔ ظرفِ مکانِ مبہم بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے جَلَسْتُ مَخْلُقَكَ وَ أَمَّا مَكَ ۔ لیکن ظرفِ مکانِ محدود میں حرفِ جرّیٰ کا لفظاً پایا جانا ضروری ہے، اس لئے یہ منصوب نہیں ہوتا جیسے جَلَسْتُ فِی الدَّارِ ، فِی السُّوقِ ، فِی الْمَسْجِدِ ۔

مفعول لہ

یہ اس مفعول کا نام ہے جس کے سبب سے فعل مذکور واقع ہوا اور اس میں لام مقدر ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِیْبًا اِیْلِیْلِ تَأْدِیْبٍ ، قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا اِیْلِیْلِ جُبْنٍ ۔

مفعول معہ

یہ وہ مفعول ہے جو واؤ کے بعد مذکور ہوا اور وہ (واؤ) مَع کے معنی میں

ہو اس کا عمل فعل ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْيَتِيمَ وَالْجَبَّاتِ ، جِئْتُ أَنَا وَ
تَرَيْدًا ۔ یہاں ”وَاو“ ”مَعَ“ کے معنی میں ہے یعنی ”مَعَ الْجَبَّاتِ“ ۔

اور ”مَعَ تَرَيْدًا“ ۔
اگر فعل لغفوں میں ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معذ کو مرفوع و منصوب

دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے جِئْتُ أَنَا وَ تَرَيْدًا وَ تَرَيْدًا ۔
اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب ضروری ہوگا جیسے جِئْتُ وَ زَيْدًا ۔

اور اگر فعل معنوی طور پر ہو اور عطف جائز ہو تو عطف کا اعتبار ضروری ہوگا
جیسے مَا لَزَيْدٍ وَ عَمْرٍو ۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو منصوب پڑھنا ضروری
ہوگا جیسے مَا لَكَ وَ تَرَيْدًا ، مَا شَأْنُكَ وَ عَمْرٍو ۔ اس وقت معنی یہ ہوگا
کہ ”تو زید سے کیا سلوک کر رہا ہے“ ۔

حال

وہ لفظ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے اسے
حال کہا جاتا ہے جبکہ فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں ۔ مثالیں ؛
فاعل کی حالت جیسے : جَاءَ فِي تَرَيْدٍ سَاكِبٌ ۔
مفعول کی حالت جیسے : ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا ۔
دونوں کی حالت جیسے : لَقِيتُ عَمْرًا ذَا كَبِيرٍ ۔

کبھی ”ذوالحال“ فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے تَرَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا ۔
اس میں ”اِسْتَقَرَّ“ پوشیدہ ہے ، اصل عبارت یوں ہے : زَيْدٌ
اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ قَائِمًا ۔ کبھی مفعول بہ بھی معنوی ہوتا ہے جیسے هَذَا زَيْدٌ
قَائِمًا یعنی ”الْمُشَارِ اِلَيْهِ قَائِمًا هُوَ تَرَيْدٌ“ حال کا عامل فعل لفظی

یا معنوی ہوتا جیسے ضَرَبْتُ ثَرِيدًا اَرَاكِبًا (فعل لغفل کی مثال، اور ذَيْدًا
 فِي الدَّارِ قَاتِلًا) (فعل معنوی کی مثال۔ یہاں اِسْتَقَرَّ محذوف ہے۔
 حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں
 سے واضح ہے۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا واجب
 ہے جیسے جَاءَ فِي ثَرَاكِبًا رَجُلًا۔ یہ تقدیم اس لئے نہ دینی ہے نہ
 حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس نہ آنے جیسے ثَرَاكِبًا
 رَجُلًا ثَرَاكِبًا۔ بعض اوقات جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے
 جَاءَ فِي ثَرِيدًا وَغُلَامًا ثَرَاكِبًا (جملہ اسمیہ)۔ یَوَكَّبُ غُلَامًا
 (جملہ فعلیہ) اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے حال کے عامل کو محذوف بھی
 کر دیا جاتا ہے جیسے مسافر سے کہا جائے سَالِمًا غَائِبًا یعنی تَوَجَّعُ
 سَالِمًا غَائِبًا۔

تمیز

وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار یعنی عدد، ناپ، وزن یا مساحت
 (فاصلہ) وغیرہ مبہم امور کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس ابہام
 (پوشیدگی) کو دور کرے۔

مثالیں:

(عدد کی مثال)	عِنْدِي عِشْرُونَ رَجُلًا
(ناپ کی مثال)	عِنْدِي كَفِيرَانِ بُرَّاءٍ
(وزن کی مثال)	عِنْدِي مِثْوَانِ سَمْنًا
(مساحت کی مثال)	مَا فِي السَّمَاءِ قَدَرُ رَحْمَةٍ تَحَابًا

عَلَى السَّنَةِ مِثْلَهَا تَرِيدًا - (مقیاس کی مثال)

بعض اوقات تمیز، مقدار کے علاوہ بھی آتی ہے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدًا - هَذَا سَوَارٌ ذَهَبًا۔ اس صورت میں تمیز اکثر مجرور ہوتی ہے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدٌ - کبھی تمیز جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے تاکہ اس کی نسبت میں پائے جانے والے ابہام کو دور کر دے جیسے طَابَ تَرِيدٌ نَفْسًا يَا أَبَتَا يَا عَلَمًا۔

مُسْتَشْنِیٰ

وہ لفظ جو اِلَّا وغیرہ (حرف استثناء) کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔

اقسامِ مستثنیٰ

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مستثنیٰ متصل

(۲) مستثنیٰ منقطع

مُسْتَشْنِیٰ مُتَّصِلٌ وہ مستثنیٰ ہے جسے اِلَّا وغیرہ حرف استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو، یعنی وہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَاءَ بَنِي الْقَوْمِ تَرِيدًا - زید قوم کا ایک فرد ہے۔

مُسْتَشْنِیٰ مُنْقَطِعٌ وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد مذکور ہو لیکن متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔

جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ إِذَا جَاءُوا۔ کہ جس قوم کا فروغ ہو۔

مستثنیٰ کا اعراب

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں، دست ذیل صورتوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا۔

(۱) اگر مستثنیٰ متصل ہو۔ اِلَّا کے بعد ہو۔ کلام موجب میں واقع ہو۔
جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ إِذَا تَرَيْتَهُ۔

(ب) مستثنیٰ منقطع ہو۔ جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ إِذَا جَاءُوا۔
(ج) کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ إِذَا تَرَيْتَهُ۔

(د) خَلَا اور عَدَا کے بعد ہو (اکثر نحوویں کے نزدیک) جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ خَلَا تَرَيْتَهُ۔

(۵) مَا خَلَا اور مَا عَدَا۔ لَيْسَ اور لَا يَكُونُ کے بعد ہو۔ جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ مَا خَلَا تَرَيْتَهُ۔

(۲) اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں نصب اور ماقبل سے بدل کے طور پر پڑھنا دونوں طرح جائز ہیں جیسے مَا جَاءَ فِي أَحَدٍ إِلَّا تَرَيْتَهُ (منصوب) اِلَّا تَرَيْتَهُ (مطلوب بدل مرفوع)۔

(۳) اگر مستثنیٰ منقطع ہو یعنی اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب مائل کے مطابق ہوگا جیسے مَا جَاءَ فِي أَحَدٍ إِلَّا تَرَيْتَهُ۔ مَا دَرَيْتَهُ إِلَّا تَرَيْتَهُ۔ مَا مَرَرْتُ إِلَّا تَرَيْتَهُ۔

(۴) اگر مستثنیٰ لفظ غَيْرَ ، یسوی ، سَوَاءُ کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوتا ہے اور اگر حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر نحوییوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے جبکہ بعض کے نزدیک منصوب ہوتا ہے ، جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ غَيْرُ تَرِيدٍ - سَوَاءُ تَرِيدٍ - حَاشَا تَرِيدٍ -

لفظ غَيْرَ کا اعراب

لفظ غَيْرَ " کا اپنا اعراب وہی ہوتا ہے جو اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا ہوتا ہے جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ غَيْرُ تَرِيدٍ - غَيْرُ حِمَارٍ - مَا جَاءَ فِي غَيْرُ تَرِيدٍ الْقَوْمِ - مَا جَاءَ فِي أَحَدٍ غَيْرُ تَرِيدٍ وَغَيْرُ تَرِيدٍ - مَا جَاءَ فِي غَيْرُ تَرِيدٍ - مَا رَأَيْتُ غَيْرُ تَرِيدٍ - مَا صَوَّرْتُ بِغَيْرِ تَرِيدٍ -

لفظ غَيْرَ کا استعمال

لفظ غَيْرَ " کو صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی یہ استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اِلَّا استثناء کے لئے موضوع ہے لیکن بعض اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے جیسے ارشادِ خداوندی ہے "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِذًا لَفَسَدَتَا" - یہاں اِلَّا " غَيْرَ " کے معنی میں ہے یعنی غَيْرُ اللَّهِ -

كَانَ وغیرہ کی خبر

كَانَ وغیرہ کی خبر ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے

جیسے کات تریداً منطقیّاً۔ اس کا معنی یہ ہے تو جتنے کی خبر ہو ہے
البتہ یہ معرفہ ہو تو اسے اس کے اسم پر متعذر نہ کہتا ہیں۔ جیسے کات المنطقی
تریداً۔ لیکن جتنے کی خبر حذف ہونے کی صورت میں جہاں پر متعذر نہیں
ہوں۔ کیونکہ اس طرف جتنے خبر میں تیز نہیں ہو سکتی۔

ان وغیرہ کا اسم

ان وغیرہ کا اسم ان صورت کے داخل ہونے کے بعد مستند ہوتا
ہے جیسے ان تریداً قانہ۔

لائے نفی جنس کا منصوب

جس اسم پر لائے نفی جنس داخل ہو کر اسے نصب دیتا ہے وہ
مستند الیہ ہوتا ہے۔

یہ کبھی نکرہ مضاف ہوتا ہے جیسے لا غلام تر جہر فی سائرہ۔

یا مضاف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے لا عسیرین در خمر فی یکسیر۔

اگر لا کے بعد نکرہ مضاف ہو تو وہ فتح پڑتی ہے جیسے لا عسیر فی سائرہ۔

اور اگر لا کے بعد خبر مضاف ہو یا لا اور نکرہ کے درمیان فصل ہو تو لا کا

مداخل مرفوع ہوگا اور دوسرے اسم کے ساتھ بھی لا کو لانا ضروری ہوگا

جیسے

لا ذینا فی الدار ولا عسیرہ (مذکور کی مثال)

لا فیہا ترجل ولا اضرأہ (مذکور کی مثال)

اگر تکرار لا ہو اور دونوں لا کے بعد تصدیق نہ ہو تو اسے

پڑھنا جانتا ہے :

(۱) دونوں مفتوح ، جیسے : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۲) دونوں مرفوع ، جیسے : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۳) پہلا مفتوح دوسرا منصوب : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۴) پہلا مفتوح دوسرا مرفوع ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۵) پہلا مرفوع دوسرا مفتوح ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

بعض اوقات کسی قرینہ کی وجہ سے لا کے اسم کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے لَا عَلَيْكَ يَعْنِي لَا يَأْسَ عَلَيْكَ ۔

ما و لا مشبہتین بلیس کی خبر

جو ما اور لا ، لَيْسَ کے مشابہ ہیں ان کی خبر، ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے جیسے مَا تَرِيدُ قَائِمًا ۔ لَا تَرَجُلُ حَاضِرًا ۔ اگر ما اور لا کی خبر الا کے بعد واقع ہو یا اسم پر مقدم ہو، یا ما کے بعد حرفِ اِنْ کا اضافہ کیا جائے تو ان تینوں صورتوں میں عمل باطل ہو جائے گا، یعنی ما اور لا کی خبر منصوب نہیں ہوگی ۔
ترتیب وار مثالیں :

مَا تَرِيدُ إِلَّا قَائِمًا ۔ مَا قَائِمٌ تَرِيدُ ۔ مَا اِنْ تَرِيدُ قَائِمًا ۔

مذکورہ بالا بحث اہل حجاز کی لغت کے مطابق ہے ۔ ان کے نزدیک ما اور لا خبر کو نصب دیتے ہیں ، جیسے مَا هَذَا بَشَرًا ۔ لیکن بنو تمیم کے نزدیک ما اور لا عمل نہیں کرتے ، جیسے شاعر کا قول ہے : ہ

وَمُفْقِفَاتٍ كَالنَّضْلِ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ سَبَّ
فَأَجَابَ مَا قُتِلَ الْمَحَبَّةَ حَرَامًا

یہاں لفظ حرام "ما" کی خبر ہونے کے باوجود مرفوع ہے۔

2015، 2016

مجرورات

اسم مجرور وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت حرف جر لفظی یا
تقدیری کے واسطے سے ہو۔ اگر حرف جر لفظی ہو تو یہ کیب یا مجرور مادی
ہے جیسے مَرَدْتُ بِزَيْنٍ۔ اگر حرف جر تقدیری یا پوشیدہ ہو تو اس کیب
کو مضاف۔ مضاف الیہ کہا جاتا ہے جیسے غَلَامٌ زَيْنٍ۔ یہاں غلام پوشیدہ
ہے یعنی غَلَامٌ لِّزَيْنٍ۔

نوٹ

- (۱) مضاف پر تنویر نہیں آتی جیسے غَلَامٌ زَيْنٍ۔
- (۲) اضافت کی وجہ سے تشبیہ اور جن کا فون کر جاتا ہے جیسے غَلَامٌ حَسْبُو۔
مُسْلِمٌ اِمْرٌ۔ اس میں غَلَامَانِ اور مُسْلِمُونَ تھا۔

اضافت کی قسمیں

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اضافت لفظیہ

(۲) اضافت معنویہ

اضافت معنویہ یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول

۱۲
کی طرف مضاف ہو، جیسے غَلَامٌ تَرِيدٌ۔

اضافۃ لفظیہ یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت ہو اور اپنے مہمول کی
طرف مضاف ہو، جیسے ضَارِبٌ تَرِيدٌ میں ضَارِبٌ صیغہ صفت ہے۔

اضافۃ کا فائدہ

اضافۃ معنویہ میں مضاف الیہ وہ ہو تو مضاف بھی معرفہ بن جاتا ہے
جیسے غَلَامٌ تَرِيدٌ۔ اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف کی تخصیص ہو جاتی
ہے جیسے غَلَامٌ سَرَّاجٌ۔ اضافۃ لفظیہ کا فائدہ یہ ہے کہ کلام مختصر
ہو جاتا ہے۔

سوالات

(۱) معرف کون سا اسم ہوتا ہے یہ معرفات کی کتنی اور کون کون سی

اقسام ہیں؟

(۲) مبتدأ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ؟ اگر نکرہ کو بتا بنانا ہو تو کیا طریقہ
اختیار کیا جائے گا؟

(۳) اَنّ وغیرہ کا عمل بتائیں، اور یہ بھی بتائیں کہ کَانَ سے ساتھ اور
کون کون سے افعال ہیں جن کا اسم معرف ہوتا ہے؟

(۴) منصوبات کی کل اقسام بتائیں نیز مفعول بہ کا فعل حذف کرنا بتائیں
ہے یا واجب ہے دونوں صورتوں کی وضاحت کریں؟

(۵) منادی کسے کہتے ہیں اور حروف ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(۶) تَرْخیم کا کیا مطلب ہے؟ نیز مندوب کسے کہتے ہیں اور اس کے لئے

کون کون سے حروفِ تہا استعمال ہوتے ہیں؟
(۷) ذوالحال اور حال کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ذوالحال کمرہ ہوتا ہے یا معرفہ؟

(۸) تمیز کی تعریف کریں اور اس کی صورتیں بیان کر کے مثالیں بھی لکھیں۔
(۹) مستثنیٰ کسے کہا جاتا ہے اور اس کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں تفصیل سے بتائیں؟

(۱۰) اضافت کی کتنی قسمیں ہیں، وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں۔

توابع

تابع وہ دوسرا اسمِ معرب ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو۔ مثلاً جَاءَ تَرَايِدُ عَالِمٌ، یہاں تَرَايِدُ کا عامل لفظ جَاءَ ہے اور عَالِمٌ صفت ہے، یہ اس لئے مرفوع ہے کہ اس کا موصوت تَرَايِدُ مرفوع ہے۔

اقسامِ تابع

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفت

(۲) عطفِ بحرف

(۳) تاکید

(۴) بدل

(۵) صفت وہ تابع ہے جو اپنے مقبوع یا مقبوع کے متعلق میں پائے جائیں گے

عمی، دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٌ، یہاں لفظ عَالِمٌ اپنے متبوع ”رَجُلٍ“ میں پائی جانے والی صفتِ علم پر دلالت کرتا ہے اور جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٌ أَبُوهُ، اس میں عَالِمٌ، رَجُلٍ کے متعلق یعنی ابوہ میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے۔ صفت کو نعت بھی کہا جاتا ہے۔

صفت کی پہلی قسم میں تابع دسلی باتوں میں سے چار باتوں میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے :

- (۱) اعراب (رفع، نصب، جر) (۲) تذكیر و تانیث
(۳) واحد، تشبیہ، جمع (۴) تعریف و تنکیر (معرفة اور نكرة ہونا)
ثالیس :

جَاءَ فِي رَجُلٍ عَالِمٌ - امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ - رَجُلَانِ عَالِمَانِ -
مَرْءَتَانِ عَالِمَتَانِ - رِجَالٌ عُلَمَاءُ - نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ - زَيْدٌ الْعَالِمُ -
زَيْدَانِ الْعَالِمَانِ - نَزِيدُونَ الْعَالِمُونَ -

اسی طرح رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا اور مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ وغیرہ۔
دوسری قسم میں تابع پانچ چیزوں میں سے دو میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے :

- (۱) اعراب (رفع، نصب، جر)
(۲) تعریف و تنکیر

جیسے : مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا - یہاں ”الْقَرْيَةُ“ متبوع اور ”الظَّالِمِ“ تابع ہے۔ دونوں مجرور اور معرفہ ہیں۔ لیکن متبوع ”الْقَرْيَةُ“ مؤنث تابع ”الظَّالِمِ“ مذکر ہے۔

تاکید لفظی میں حرف کا تکرار بھی ہوتا ہے، جیسے اِثْ اِثْ اِثْ

ثَرِيدًا قَائِمٌ۔

تاکید معنوی کے لئے چند الفاظ مقرر ہیں جو یہ ہیں :

نَفْسٌ - عَيْنٌ - كَلَامٌ - كَلَامٌ - كَلَامٌ - اَجْمَعُ - اَكْتَعُ - اَبْتَعُ - اَبْصَعُ۔

نَفْسٌ اور عَيْنٌ صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد، ثنّیہ

اور جمع تینوں کے لئے آتے ہیں، جیسے : جَاءَ فِي ثَرِيدٍ نَفْسُهُ۔

جَاءَ فِي الثَّرِيدِ اَنْفُسُهُمْ یا نَفْسَاهُمَا۔ جَاءَ فِي الثَّرِيدِ اَنْفُسُهُمْ۔

لفظ عَيْنٌ بھی اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً :

عَيْنُهُ - اَعَيْنَهُمَا یا عَيْنَاهُمَا اور اَعَيْنَهُمْ۔

مَوْنَتُ کے لئے مَوْنَتُ کی ضمیر لگا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً :

جَاءَ ثَنِي هِنْدٍ نَفْسُهَا - هِنْدٌ اِنْ اَنْفُسُهَا نَفْسَاهُمَا - هِنْدٌ اِثْ اَنْفُسُهُنَّ - اَنْفُسُهُنَّ۔ اَنْفُسُهُنَّ کو بھی اسی پر قیاس کیجئے۔

كَلَامٌ اور كَلَامٌ صرف ثنّیہ مذکر اور مؤنث کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے قَامَ الرَّجُلَانِ كَلَامَهُمَا - قَامَتِ الْمَرْءَتَانِ كَلَامَهُمَا۔

كُلٌّ - اَجْمَعُ - اَكْتَعُ - اَبْتَعُ - اَبْصَعُ واحد اور جمع کے لئے آتے

ہیں اور كُلٌّ میں متصل ضمیر کو بدلتا پڑتا ہے، جیسے اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ اور جَاءَ فِي الْقَوْمِ كُلُّهُمْ - اِشْتَرَيْتُ الْجَارِيَةَ كُلَّهَا - جَاءَ مِنَ النِّسَاءِ كُلُّهُنَّ۔

تاکید کے باقی الفاظ میں صیغوں کو بدلتا پڑتا ہے، جیسے :

اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ اَجْمَعُ - اَكْتَعُ - اَبْتَعُ - اَبْصَعُ۔

(۱) نَعَمْ : جیسے اَقْرَأْ خَالِدٌ کے جواب میں نَعَمْ ۔

(۲) بَلَى : جیسے لَمْ يَكُنْ تَاصِرٌ کے جواب میں بَلَى ۔

(۳) ۵۰ (۴۰) آجَلٌ ، جَيْرٌ اَوْرَانٌ : جیسے صَلَّيْتُ کے جواب میں آجَلٌ

يَا جَيْرِ يَا اِنَّ ۔

(۶) اِئْی : جیسے هَلْ ضَرَبَكَ کے جواب میں اِئْی وَاللّٰہ ۔

حروفِ تفسیر

حروفِ تفسیر دو ہیں : آئی اور اَنْ ۔

(۱) اِئْی : جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ اِئْی اَهْلَ الْقَرْيَةِ ۔

(۲) اَنْ : جیسے قُلْتُ لَهُ اَنْ اَقْرَأْ ۔

حروفِ مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں انہیں حروفِ مصدریہ

کہا جاتا ہے ، اور یہ تین حروف ہیں : مَا ، اَنْ اور اَنْتَ ۔

(۱) مَا : جیسے وَصَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ۔

(۲) اَنْ : جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقْرَأَ ۔

(۳) اَنْتَ : جیسے عَلِمْتُ اَنْتَ نَائِمٌ ۔

حروفِ تخفضیض

وہ حروف جو کسی کام پر برا نگینختہ کرنے (اُبھارنے) اور ترغیب دینے کے

آتے ہیں انہیں حروفِ تخفضیض کہا جاتا ہے ، اور یہ چار حروف ہیں :

بدل الاشتمال

وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول، مقبوض کا متعلق ہو، جیسے :
 هَيْبَتُ زَيْدٍ وَثَبْتُهُ - اَعْجَبَنِي عَمْرُوٌ وَعِلْمُهُ (پکڑا اور علم زید کا
 جس کی حقہ نہیں بدلتی اس کے ساتھ ان کا تعلق ہے)

بدل العنط

وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے :
 جَاءَنِي زَيْدٌ جَعْفَرٌ - رَأَيْتُ رَجُلًا حَمْدًا -

عطف بیان

وہ تائید ہے جو صحت تو نہیں ہوتی لیکن اپنے مقبوض کی نہ صحت کرنا
 ہے اور وہ کسی چیز کے نام اور کیفیت میں سے زیادہ مستحضر ہے
 اور جاتا ہے، جیسے : قَامَ أَبُو حَنِصٍ عُمَرُ - قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
 عُمَرُ -

معرفہ اور نکرہ

عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی عین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کی سائے قسمیں ہیں :
 محدد ، جو کسی نام کی جگہ بولی جائے ، جیسے آنا (میں ایک مرد

یا ایک عورت) اَنْتَ (تُو ایک مرد)۔

(۲) عَلَمٌ : کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام۔ بیس زید، لاہور، زمزم۔

(۳) اسیر اشارہ : وہ اسم جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے : هَذَا۔

(۴) اسم موصول : وہ اسم جو صول سے مل کر جملہ کی جڑ بنتا ہے جیسے الَّذِي وغیرہ۔

نوٹ : اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو مُبْتَدِئَات بھی کہتے ہیں۔

(۵) معرف باللام : وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو، جیسے الرَّجُلُ۔ اس سے ہر شخص مراد نہیں بلکہ کوئی خاص آدمی مراد ہوتا ہے۔

(۶) وہ اسم جو ان مذکورہ بالا پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنویہ کے ساتھ مضاف ہو، جیسے غُلَامِي، غُلَامُ تَائِدٍ، غُلَامُ هَذَا، غُلَامُ الَّذِي ضَرَبَكَ، غُلَامُ الرَّجُلِ۔

(۷) معرف بابتداء : جو پکارنے کی وجہ سے معرف ہو، جیسے : يَا رَجُلُ۔

نکدہ

وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے : رَجُلٌ، اس سے مراد ہر شخص ہو سکتا ہے۔ کِتَابٌ، اس سے کوئی خاص کتاب

نہیں بلکہ ہر کتاب مادی جاسکتی ہے ۔

مذکر و مؤنث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مذکر

(۲) مؤنث

مؤنث وہ اسم جنس ہے جس میں تانیث کی علامت غنیہ تحت سریر پائی جاتی ہو۔ اور مذکر وہ اسم جنس جس میں تانیث کی علامت غنیہ

علامات تانیث

تانیث کی غنیہ علامت تین ہیں :

(۱) تاء ، جیسے : صَاحِبٌ

(۲) الف مقصورہ ، جیسے : حَبِیْبِی

(۳) الف مدودہ ، جیسے : حَمْدُکَ

تقدیری علامت صرف تاء ہے ، جیسے : مَرْحُومٌ اور دُعا میں تاء پوشیدہ ہے کیونکہ اُن کی تصغیر اَرْحَمُہُ اور دُعا اَرْحَمُہُ آتی ہے۔

مؤنث کی اقسام

مؤنث کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مؤنث حقیقی :-

(۲) مؤنث لفظی :-

مؤنث حقیقی : وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو ،
 جیسے اَمْرَاةٌ کہ اس کے مقابلے میں سَرَجُلٌ ہے اور نَائِقَةٌ کہ اس
 کے مقابلے میں جَمَلٌ ہے ۔
 مؤنث لفظی : وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو ۔
 جیسے ظَلَمَةٌ (اندھیرا) ، عَيْنٌ (آنکھ ، چشمہ) ۔
 نوٹ : لفظ عَيْنٌ میں تار پوشیدہ ہے کیونکہ اس کی تصغیر عَيْنِيَّةٌ
 آتی ہے ۔

واحد ،ثنیہ ، جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :

(۳) جمع

(۲) ثنیہ

(۱) واحد

واحد ایک کو کہتے ہیں ، ثنیہ دو کو ، اور جمع دو سے زیادہ کو کہا جاتا ہے ۔
 ثنیہ (ثنی) دو اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یار ما قبل مفتوح اور
 نون مکسورہ ہو ۔ جیسے سَرَجُلَانِ اور سَرَجُلَيْنِ ۔

جمع دو اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد کے مجہزے پر بولا جائے ، اور جمع کا
 صیغہ واحد میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا جاتا ہے ۔ یہ تبدیلی دو قسم کی ہوتی ہے ،
 (۱) لفظی تبدیلی : جیسے سَرَجُلٌ سے سَرَجَالٌ ۔

(۲) تعدیری تبدیلی : جیسے فُلُكٌ بَرُونِ اُسْدُ (جمع) ، اس کا واحد بھی
 فُلُكٌ ہی آتا ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ یا در ہے کہ
 اُسْدُ جمع ہے اور قُفْلٌ واحد ، لہذا اُسْدُ کے وزن پر فُلُفٌ
 جمع اور قُفْلٌ کے وزن پر فُلُكٌ واحد ہے ۔

اسم جمع

وہ مجموعہ جس کا واحد نہ آتا ہو اس کو اسم جمع کہتے ہیں۔ جیسے
قَوْمٌ اور سَهْطٌ (گروہ)۔

جمع کی اقسام

- جمع کی دو قسمیں ہیں،
- (۱) جمع تصحیح (اسے جمع مصحح اور سالم بھی کہتے ہیں)
 - (۲) جمع تکسیر (اسے جمع مکسر بھی کہتے ہیں)

جمع تصحیح

وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ پھر اس میں دو قسمیں ہیں،

- (۱) جمع مذکر سالم
- (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں دو یا قبل مضمر اور نہ
مفتوح ہو یا یا یا قبل مکسور اور فون مفتوح ہو، جیسے مُسَلِّمُونَ اور
مُسْلِمِينَ۔

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو
جیسے مُسَلِّمَاتٌ۔

جمع تکسیر

وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ اسے جمع مکسر بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی میں اس سے بہت وزن ہیں جو سماعی ہیں، مثلاً رِجَالٌ (فِعَالٌ)، أَفْرَاسٌ (أَفْعَالٌ)، فُلُوسٌ (فُعُولٌ)۔ اور غیر ثلاثی میں یہ جمع فَعَالِلٌ جیسے دَرَجَةٌ اور فَعَالِلِلٌ جیسے دَنَانِيْدُ کے وزن پر آتی ہے، اور یہ وزن قیاسی ہے۔

جمع قلت، جمع کثرت

تعداد کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں :
(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت

وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار

وزن ہیں :

(۱) أَفْعُلٌ، جیسے أَكَلْتُ (واحد كَلْتُ)

(۲) أَفْعَالٌ، جیسے أَقْوَالٌ (واحد قَوْلٌ)

(۳) فِعْلَةٌ، جیسے غِلْمَةٌ (واحد غُلَامٌ)

(۴) أَفْعَلَةٌ، جیسے أَطْعَمَةٌ (واحد طَعَامٌ)

نیز جمع مذکر و مؤنث سالم جب الف لام کے بغیر ہوں تو جمع قلت میں شمار ہوتے ہیں، جیسے مُسَلِّمُونَ اور مُسَلِّمَاتٌ۔

جمع کثرت

جمع کثرت

وہ جمع ہے جو دست سے زیادہ پر پولی جائے، مذکورہ بالا اور ان کے علاوہ

باقی تمام اوزان جمع کثرت کے اوزان ہیں جن میں سے چند وزن یہ ہیں،

فَعُولٌ، نَجْوَةٌ	فَعُلٌ، مَرْضَى	فَعَلَاتٌ، غِلَاظٌ
فَعَلٌ، فِرَقٌ	فَعَلَةٌ، طَلَبَةٌ	فَعَالٌ، خُدَامٌ
فَعَلَاءٌ، عَلَمَاءٌ	فَعُلٌ، رُسُلٌ	أَفْعَلَاءٌ، أَنْبِيَاءٌ

اسم جنوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یا رشتہ دار اس سے پہلے کسر و زید
 کرنے سے جو اسم جنس ہے اسے ابو محسوب کہتے ہیں۔ اسم کے آخر میں یلے
 نسبت لانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے۔
 جیسے بعد اذ سے بعد اذی بعد اذکار سے و یا بعد از کوئی چیز۔ صفة
 سے مکی کو مکرر کا ہے و یا مکرر کو کوئی چیز۔ تخیلی جو نحوہ جانتے ہیں۔
 صریحی جو نہ جانتے ہیں۔

نسبت کے چند ضروری قاعدے

(۱) الف مقصورہ جب کہ میری تیسری یا چوتھی بگڑا واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے مَوَلٰی سے مَوَدّٰی۔ عِیْسٰی سے عِیْصَوٰی۔ اور اَرَاغ مقصورہ پانچویں بگڑا واقع ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَوٰی نیز اسے واؤ سے بدل کر مُصْطَفَوٰی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۱) الف ممدودہ کے بعد واو ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے۔ سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ۔
بَيْضَاءٌ سے بَيْضَاوِیٌّ۔

۲) جس اسم میں پہلے ہی سے یا تے مشدہ موجود ہو تو وہاں یا تے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہب شافعی سے تعلق رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

۳) جب کسی اسم میں تائید موجود ہو تو وہ نسبت کے وقت گرجا جاتی ہے جیسے بَصْرَةٌ سے بَصْرِیٌّ اور کُوفَةٌ سے کُوفِیٌّ۔

۴) جو اسم فَعِیلٌ اور فَعِیلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی یار اور تار دونوں گرجا جاتی ہیں جیسے مَدِیْنَتٌ سے مَدِیْنِیٌّ، جُحَیْنَةٌ سے جُحَیْنِیٌّ۔

۵) جو اسم فَعِیلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر میں یا تے مشدہ ہو تو پہلی یار کو دُور کر کے دوسری یار کو واو سے بدل لیں گے۔ اور واو سے پہلے فتح دے کر آخر میں یہ نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عِلَوِیٌّ سے عِلَوِیٌّ۔

۶) اگر یار چوتھی جگہ کسے کے بعد واقع ہو تو یار کو دُور کرنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہیں جیسے دِخْلِیٌّ سے دِخْلِیٌّ اور دِخْلَوِیٌّ۔

۷) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصل حذف کر دیا گیا ہو تو وہ نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے آخٌ سے آخَوِیٌّ۔ اَبٌ سے اَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

۸) بعض الفاظ کی نسبت حذف قیاس آتی ہے جیسے نُورٌ سے نُورَانِیٌّ۔
حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَاذِیٌّ۔ بَاذِیْکَ سے بَذَوِیٌّ۔

اسم تصغیر

۱۔ اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پاتے ہائیں اسے اسم تصغیر یا صغیر کہتے ہیں۔

قواعد تصغیر

(۱) تین رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلٌ۔

(۲) چار رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جَعْفَرٌ۔

(۳) پانچ رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اُس کا پہلا حرف مدہ ہو جیسے قِرطاسٌ سے قَرِطِیسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدہ نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے اس کی تصغیر بھی فُعِیل کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرٌ جَلٌ سے سَفِیْرٌ جٌ۔

قائدہ: (۱) مؤنث سماعی کی تصغیر کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ سے اَرِیْضَةٌ، اور شَمْسٌ سے شَمِیسَةٌ۔

(۲) جس اسم کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ سے بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنُو تھا۔

(۳) اگر کسی اسم میں دوسری جگہ الف ہو تو اسم تصغیر میں وہ الف 'واو' سے بدل جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے ضَوِیْرِبٌ۔

(۴) اگر مرکب سے اسم تصغیر بنانا ہو تو پہلے اسم سے تصغیر بناتے ہیں جیسے مَبْدُ اللہ سے عُبَیْدُ اللہ۔

مصدر

مصدر وہ اسم ہے جو فقط کسی چیز کے حدث (پیدا ہونے) پر دلالت کرتا ہے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا) النَّصْرُ (مدد کرنا)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو۔ ثلاثی مجرد سے اس کے بہت سے اوزان آتے ہیں جو سماعی ہیں۔ غیر ثلاثی مجرد سے اس کے اوزان قیاسی ہیں، جیسے اِفْعَالٌ، اِنْفَعَالٌ۔
نوٹ: مصدر کے اوزان کی تفصیل کتب صرف سے معلوم کیجئے۔

اسم فاعل

وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور حدوث قائم ہے۔
اسم فاعل اپنے فعل معارف کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی چند شرائط ہیں:

- (۱) اسم فاعل، حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔
- (۲) اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے نَرَيْدُ ضَارِبُ أَبُوهُ۔
- (۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، جیسے جَاءَنِي نَرَيْدُ ضَارِبًا أَبُوهُ عَمْرُوًا۔

- (۴) یا اس سے پہلے موصول ہو، جیسے مَرَزْتُ بِالضَّارِبِ أَبُوهُ عَمْرُوًا (الضَّارِبُ پر الف لام اَلَّذِي کے معنی میں ہے)
- (۵) یا اس سے پہلے موصوف ہو، جیسے عِنْدِي رَجُلٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ۔

عَنْوَ ۱۔

(۶) یا اس سے پہلے ہمزہ استفہام ہو، جیسے 'اَقَانِمُ' 'تَرِيدُ'۔

(۷) یا اس سے پہلے حرف نفی ہو، جیسے 'مَا قَانِمُ' 'تَرِيدُ'۔

اسم مفعول

وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم مفعول، لفظاً یا تقدیراً 'مَفْعُولُ' کے وزن پر آتا ہے جیسے 'مَضْرُوبٌ' (لفظاً)، 'مَقْرُونٌ'، 'مَرْمُومٌ' (تقدیراً)۔

یاد رہے کہ 'مَقْرُونٌ' اصل میں 'مَقْرُودٌ' اور 'مَرْمُومٌ' اصل میں 'مَرْمُومٌ'۔

('مَفْعُولُ' کے وزن پر) تھے، لہذا اب ان میں یہ وزن تقدیری ہے۔

اسم مفعول اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کے بیان میں ذکر کی گئیں جیسے 'تَرِيدٌ' 'مَضْرُوبٌ' 'غَلَامُهُ' 'الآن'، 'عَدَا' 'أَوْدَأ'۔

صفت مشبہ

وہ اسم جو فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور ثبوت قائم ہے۔

اس کے صیغے اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغوں کے خلاف آتے

ہیں اور وہ سماعی ہیں جیسے 'حَسْبٌ' (فَعْلٌ)، 'صَعْبٌ' (فَعْلٌ)، 'ظَرِيفٌ' (فَعِيلٌ)۔ نسبت مشبہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے اور اس کیلئے

بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کے سلسلے میں بیان ہوئیں۔

اسم تفضیل

وہ اسم ہے جو فعل سے اس لئے مشتق ہوتا ہے تاکہ موصوف میں معنی کی زیادتی پر دلالت کرے۔

اسم تفضیل ثلاثی مجرد سے آتا ہے بشرطیکہ وہ رنگ یا عیب کے معنی میں نہ ہو اور اس کا وزن مذکر کے لئے أَفْعَلُ اور مؤنث کے لئے فُعْلُو آتا ہے جیسے أَكْبَرُ، كُبْرَى۔

اگر غیر ثلاثی مجرد یا رنگ اور عیب والے افعال سے اسم تفضیل بنانا ہو تو اس باب کے مصدر سے پہلے ایسا لفظ لگایا جاتا ہے جو أَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور شدت، کثرت اور مبالغہ کا معنی دیتا ہو۔ اور مصدر تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے جیسے هُوَ أَشَدُّ اسْتِخْرَاجًا۔ هُوَ أَقْوَى حُمْرَةً۔ هُوَ أَقْبَحُ عَرَجًا۔

اسم تفضیل کا استعمال

اسم تفضیل تین طرح استعمال ہوتا ہے،

- (۱) اضافت کے ساتھ، جیسے تَرِيدُ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔
- (۲) الف لام کے ساتھ، جیسے تَرِيدٌ أَلْفُضَلُ۔
- (۳) مِنْ کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

اسم مضاف

یہ اسم، مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے جَاءَنِي غُلَامٌ تَرِيدٌ

حقیقت میں لام مقدر ہے کیونکہ اس کی تقدیر ہے غلامِ لَوَزِيد۔

اسم تام

مجرد و مطلق و غیر

تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا تئوین سے ہوتا ہے، جیسے
مَا فِي سَمَاءٍ قَدَرٌ رَّاحَةٍ مَّتَحَابًّا۔ یا تقدیر تئوین سے، جیسے عِنْدِي أَحَدًا
عَشْرَ دَجَلًا۔ تَرِيدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔ یا نونِ تنہی سے، جیسے عِنْدِي
قَحِطَرَانِ بُرًّا۔ یا مشابہ نون جمع سے، جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا۔

اسماء شرطیہ

یہ نو ہیں اور ان شرطیہ کا معنی دیتے ہیں :

۱۔ مَنْ : جیسے مَنْ يَجْتَهِدُ يَفْزُ۔

۲۔ مِنْهُ : جیسے مِنْهُ تَذْهَبُ ذَهَبٌ۔

۳۔ ذَا : جیسے ذَاكَ تَلْعَبُ الْعَبُّ۔

۴۔ مَتَى : جیسے مَتَى تَخْرُجُ أَخْرُجُ۔

۵۔ مَا : جیسے مَا تَبِعَ أَبْعُ۔

۶۔ تَنْ : جیسے تَنْهُمْ يُقَابِلُنِي أُقَابِلُهُ۔

۷۔ حَيْثُ : جیسے حَيْثُ تَقُمْ أَقُمْ۔

۸۔ أَنْ : جیسے أَنْ تَسَافِرَ أَسَافِرُ۔

۹۔ أَيْنَمَا : جیسے أَيْنَمَا تَدْخُلْ أَدْخُلُ۔

سوالات

(۱) تابک کی تعریف اور اس کی اقسام مع مثالیں بیان کریں ؟

- ۱۔ ہاں کی گنتی اور کون کونسی اقسام میں مشابہت کے ساتھ پیش کریں
 - ۲۔ نکرہ اور حرف کی تعریف لکھیں اور معنی کی قسم بیان کریں
 - ۳۔ تائید ثبوت تنفی کی کون کون سی علامات ہیں
 - ۴۔ منوات تحریری اور موقوت تنفی کی تعریف لکھیں
 - ۵۔ جمع مبیہ و جمع خبیہ میں کیا فرق ہے۔ دونوں کی مثالیں دیں
 - ۶۔ جمع قنات سے کیا مراد ہے اس کے وزن مع مثالیں بیان کریں
 - ۷۔ جمع ثبات سے کیا مراد ہے وزن مع مثالیں بیان کریں
 - ۸۔ اسم منسوب اور اسم تشبیہ کی تعریف لکھیں ہر اسم کے دو معنی
- بیان کریں

۱۰۔ صفت مشبہہ۔ صفت منسوب۔ اسمی صفت اور صفت معلوم
کی تعریف بیان کریں اور مثالیں دیں

فعل کا بیان

اقسام فعل

فعل کی تین قسمیں ہیں

- (۱) فعل ماضی
- (۲) فعل مضارع
- (۳) فعل امر

فعل ماضی

وہ فعل ہے جو زمانہ ہزشتہ برداشت کرے۔ گزرا ہو۔
ضمیمہ ہو۔ مثلاً بادا اور متصل نہ ہو۔ فوج پر بھی ہوا۔ جیسے ضرورت۔

اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو تو سکون پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوا۔
صَرَبَتْ۔ اگر اس کے ساتھ واو ہو تو سہمہ پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوا۔

فعل مضارع

وہ فعل ہے جو زمانہ - ال یا استقبال پر دلالت کرے۔ اس کے شروع میں حروفِ آتیین (علاماتِ مضارع) میں سے کوئی ایک حرف ہوتا ہے۔
جیسے یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، تَضْرِبُ۔

فعل مضارع کے اعراب

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں :

- (۱) رفع : جیسے هُوَ يَضْرِبُ۔ (۲) نصب : جیسے لَنْ يَضْرِبَ۔
(۳) جزم : جیسے لَنْ يَضْرِبَ۔

اعرابِ فعل کی اقسام

فعل مضارع کے اعراب کی چار قسمیں ہیں اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی سات اقسام ہیں جو کہ نقشہ ذیل میں واضح کی گئی ہیں :

نمبر شمار	اعراب کی قسم	فعل مضارع	مثال
۱	حالتِ رفع میں ضمہ	مضارع صحیح جبکہ تنبیہ جمع اور	هُوَ يَضْرِبُ۔
	حالتِ نصب میں فتح	واحد مونث مخاطبہ کی ضمیر بارز	لَنْ يَضْرِبَ۔
		مرفوع سے خالی ہوئے	

۱۔ نوٹ : یہ کُل پانچ صیغے ہیں، واحد مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر
و مشکل کے دو صیغے۔

اور حالت جزم میں سکون	مفرد صحیح غیر مخاطبہ	لَمْ يَضْرِبْ.
۲ حالت رفع میں ثبوت نُونِ حالت نصب و جزم میں حذف نُونِ غیر صحیح۔	ثنیہ جمع نہ رغائب و حاضر مفرد مخاطبہ صحیح ہو یا غیر صحیح۔	هُمَا يَفْعَلَانِ هُم يَفْعَلُونَ أَنْتَ تَفْعَلِينَ لَنْ يَفْعَلَا لَنْ يَفْعَلُوا لَنْ تَفْعَلِي لَمْ يَفْعَلَا لَمْ يَفْعَلُوا لَمْ تَفْعَلِي
۳ حالت رفع میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتح تقدیری اور حالت جزم میں حذف لام۔	ناقص یا تانی اور ناقص ادوی جبکہ ثنیہ جمع اور مفرد مخاطبہ نہ ہوں۔	هُوَ يَرْمِي وَيَغْرُو لَنْ يَرْمِيَ وَيَغْرُو لَمْ يَرْمِ وَيَغْرُ
۴ حالت فتح میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتح تقدیری اور حالت جزم میں حذف لام۔	ناقص الفی جبکہ ثنیہ جمع اور مفرد مخاطبہ نہ ہو۔	هُوَ يَسْعَى لَنْ يَسْعَى لَمْ يَسْعَ

مضارع مرفوع کا عامل

مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی اس کا مناسب اور
جائزہ سے خالی ہونا، جیسے هُوَ يَضْرِبُ، وَيَغْرُو وَيَرْمِي وَيَسْعَى۔

مضارع منصوب کے عوامل

مضارع کو نصب دینے والے عوامل چار ہیں :

اَنْ ، لَنْ ، كُنْ اور اِذَنْ ۔

مثالیں :

اُرِيْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَيَّ ، اَنَا لَنْ اَخْبِرَكَ ، اَسَلْتُ كُنْ
اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، اِذَنْ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ ۔

نوٹ : حرفِ اَنْ سات جگہوں میں مقدر (چھپا ہوا) ہوتا ہے :
(۱) حَتّٰی کے بعد : جیسے اَسَلْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ۔

(۲) لامِ کُنْ کے بعد : جیسے قَامَ تَرِيْدُ لِيَذْهَبَ ۔

(۳) لامِ محمد کے بعد : جیسے مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ۔

(۴) اُس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنیٰ اور عرض میں سے
کسی کے جواب میں واقع ہو۔

مثالیں :

امر : اَسِيْلَمْ فَتَسَلَمْ ۔ نہی : وَلَا تَعْصِ فَتَعَذِّبَ ۔

استفہام : هَلْ تَعْلَمُ فَتَنْجُوْ ۔ نفی : مَا تَزِدُّنَا فَنُكْرِمَكَ ۔

تمنیٰ : لَئِنْ لِيْ مَا لَا فَاُنْفِقْهُ ۔ عرض : اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبُ خَيْرًا ۔

(۵) اُس واو کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے جو ان مندرجہ بالا چھ باتوں کے
بعد واقع ہو، جیسے اَسِيْلَمْ وَ تَسَلَمْ وغیرہ ۔

(۶) اُس واو کے بعد جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو ، جیسے

لَا حِسْبَتَكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (اِلٰی اَنْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ)

۷. دَاوُ مَعْفُ کے بعد یکہ معلوف علیہ اسم صریح ہو، جیسے اَعَجَبْنِي
فِيْ مُنْذٍ وَ تَخْرُجَ۔

مضارع مجزوم کے عوامل

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کو حروفِ جازمہ کہتے ہیں۔

حروفِ جازمہ یہ ہیں :

سَ، لَامِ اَمْرٍ، اور لَآتے نہی، جیسے لَمْ يَضْرِبْ ،
لَمْ يَضْرِبْ ، يَضْرِبْ ، لَا تَضْرِبْ ۔

ان کے علاوہ کلمات مجز بھی مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ کلمات مجز یہ ہیں :
رَبِّ ، مَمْنَعٌ ، ذَا ، حَيْثُمْ ، اَيْنَ ، مَتَى ، مَا ، مِنْ ، كَيْ ،
آفِيْ اور اِنْ مقدرہ ۔

نوٹ : ۱۔ حرف سَ مضارع کو ماضی منفی میں بدل دیتا ہے ۔
۲۔ حرف لَمْ بھی یہی عمل کرتا ہے البتہ اس میں لَمْ کا دواں پایا جاتا
ہے، جیسے قَدْ لَمْ يَمْنَعْ لَمْ يَرْكَبْ (امیر کو) اب ابھی تک
سوار نہیں ہوا)

جزا پر حرف فاء داخل کرنا

ببجز ۱۔ فعل ماضی ہو اور حرف قَدْ کے بغیر ہو تو جزا پر
حرفِ فاء داخل ناجائز نہیں، جیسے اِنْ كَرِهْتَنِ اَكْرَمْتُكَ ۔
ارشاد خداوندی ہے : وَ مَنْ دَخَلَ كَانَ اِمْنًا ۔

اگر جزا فعل مضارع مثبت یا منفی ہو تو اس میں دونوں طریقے جائز ہیں :

فارہ بھی گئے ہیں اور نہیں بھی لائے۔ جیسے :
 اَنْ تَصْرِبْنِيْ اَضْرِبْكَ يَٰ قَاظِرِيْكَ (مثبت کو مثال)
 اور : اَنْ تَشْتَمِنِيْ لَا اَضْرِبْكَ يَٰ قَاظِرِيْكَ (منفی کو مثال)
 چار صورتوں میں جزا پر فار کا لانا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں :
 (۱) جزا فعل مضارع ہو اور اس پر حرف قد بھی داخل ہو ۔ جیسے
 قَاظِرِيْكَ میں ہے :

اَنْ يَسْرِقَ فَقَدْ سَرِقَ سَارِقًا مِنْ قَبْلُ ۔
 ۲ جزا فعل مضارع منفی ہو لیکن حرف انشائیہ نہ ہو ۔ جیسے ارشاد
 خداوندی ہے :

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ اِسْلَامٍ دِيْنًا فَلَنْ يَحْسَلَ مِنْهُ ۔
 یہاں حرف انشائیہ ہے ۔

(۳) جزا ابد اسمیہ ہو ۔ جیسے قَاظِرِيْكَ میں ہے :
 مَنْ يَجِدْ يَدِيْ لِحَسْبَةٍ فَاِنَّ عَسَىٰ مَثَلُهَا ۔

(۴) جزا ابد انشائیہ ہو یا ہے ام ہو یا نہ ہو ۔

امر کی مثال : قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِيْمًا وَ تَعْلَمُوْنَ ۔
 نہی کی مثال : فَاِنْ عَمِلْتُمْ هٰذَا فَاِنَّكُمْ لَمُؤْمِنَاتٍ فَاِنَّكُمْ لَرٰجِعُوْنَ
 اِلٰى الْكَافِرِ ۔

نوٹ : بعض اوقات جملہ اسمیہ کے ساتھ حرف فاء کی جگہ حرف
 اِذَا بھی آجاتا ہے ۔ جیسے :

وَ اِنْ تَطْلُبُوْهُ سِيقًا يَدِيْكُمْ اِيْمًا اِذَا هُمْ
 يَكْتُمُوْنَ ۔

فعل امر

وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے ہی کام کا مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے : اضْرِبْ ، اَعْزْ ، ارْزُ .

امر بنانے کا طریقہ

فعل مضارع مخاطب سے علامت مضارع کو گزرنے کے بعد دیکھی جائے اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم نکادیں اگر عین کلمہ مضموم ہو اور آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے اَفْعَلْ ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے حذف کریں جیسے اَعْزْ ، اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصل مکسور کا اضافہ کریں اور آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے اِعْلَمْ ، اَضْرِبْ ، اور اِسْتَخْرِجْ ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے نکادیں جیسے اِسْمِہ اور اِخْتَشْ ۔ اور اگر علامت مضارع رُلنس کے بعد پہلا حرف متحرک ہو تو ہمزہ وصل کی کوئی ضرورت نہیں جیسے عِزْ اور حَیْبْ اور س ۔

فعل مجہول

وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام کیا جائے فعل مجہول یا فَعْلٌ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهُ کہلاتا ہے ۔ اور یہ فعل متعدی کے ساتھ خاص ہے ۔ جیسے ضَرِبَ تَرِیدُ ۔

فعل لازم و متعدی

”تثنیٰ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں : (۱) لازم (۲) متعدی

اگر فعل کا مفعول متعہ فاعل پر پورا ہو جائے تو اسے فعل لازم کہتے ہیں جیسے
 قَعَدَ نَزِيدًا ، قَامَ نَزِيدًا ، اور اگر فعل کا منہو فاعل کے علاوہ کسی دوسرے
 متعلق پہنچے موقوف ہو تو اسے فعل متعہ ہی کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا
 یہاں مفعول کی بھی حاجت ہے۔

فعل متعہ کی اقسام

- مفعول کے اعتبار سے فعل متعہ کی چند قسمیں ہیں :
- (۱) جو ایک مفعول پر بتا ہو جیسے ضَرَبَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا ۔
- ۲ دو مفعولوں کو پتا ہو لیکن ایک مفعول پر اکتفا نہ ہو ، جیسے ،
 اَعْلَمْتُ نَزِيدًا ، اَعْلَمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا ۔
- (۳) دو مفعولوں کو پتا ہو اور یہ مفعول پر اکتفا نہ ہو ، جیسے ،
 عَلِمْتُ نَزِيدًا فِي ضَرْبٍ ۔
- (۴) تین مفعولوں کو پتا ہو اور یہ مندرجہ ذیل فعل ہیں :
- اَعْلَمَ ، رَى ، كَتَبَ ، نَبَأَ ، خَبَرَ ، حَدَّثَ ۔
- ان کے پہلے مفعول پر اکتفا کرنا سبب یعنی ، اور اسے دو مفعول حذف
 کئے جاسکتے ہیں جیسے عَلِمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا خَيْرًا مَنَّا ہنس کو حذف
 اَعْلَمْتُ نَزِيدًا پر ہو سکتے ہیں لیکن دوسرے اور تیسرے مفعول میں سے
 کسی ایک پر اکتفا کرنا نہیں ، مثلاً یوں نہیں کہتے ، اَعْلَمْتُ نَزِيدًا
 خَيْرًا مَنَّا ۔ یا اَعْلَمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا ۔

افعال قلوب

افعال قلوب سات ہیں : عَلِمْتُ ، ضَمِنْتُ ، حَبِيتُ ، خَلْتُ ،

افعالِ مقارِبہ

وہ افعال جو خبر کے اسم کے قریب ہونے پر دلالت کے لئے وضع کئے گئے ہوں افعالِ مقارِبہ کہلاتے ہیں :

(۱) عَسَى : امید کے لئے استعمال ہوتا ہے ، یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے جس کے شروع میں اَنْ آتا ہے جیسے عَسَى نَزِيْدٌ اَنْ يَقُوْمَ - عَسَتْ الْمَرْءَةُ اَنْ تَخْرُجَ -

(۲) كَاذٌ : وہ فعل مقارب ہے جو کسی چیز کے حصول کے لئے آتا ہے ، اس کی خبر بھی فعل مضارع کا صیغہ ہوتا ہے لیکن اس کے شروع میں حرف اَنْ ہمیشہ نہیں آتا ، جیسے كَاذٌ نَزِيْدٌ يَقُوْمُ -

(۳) تیسری قسم میں وہ افعالِ مقاربہ شامل ہیں جو کسی چیز کو حاصل کرنے اور کام شروع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں - یہ مندرجہ ذیل ہیں :

طَفِقَ ، جَعَلَ ، كَرُبَ ، آخَذَ اور اَوْشَكَ - پہلے چار کا استعمال كَاذ کی طرح ہوتا ہے - جیسے طَفِقَ نَزِيْدٌ يَكْتُبُ (زید لکھنے لگا) جبکہ اَوْشَكَ ، عَسَى اور كَاذ دونوں کی طرح استعمال ہوتا ہے -

فعلِ تَعَجَّبَ

وہ فعل ہے جسے اظہارِ تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو ، اس کے دو صیغے ہیں :

(۱) مَا أَفْعَدَ : جیسے مَا أَحْسَنَ نَزِيْدٌ - مَا بِمَعْنَى أَيْ شَيْءٍ ، ہوتا ہے أَحْسَنَ نَزِيْدٌ اَجْمَلُ فَعْلِيْہِ ، خبر ہے یعنی أَيْ شَيْءٍ ، أَحْسَنَ نَزِيْدٌ (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

آفیعاً بہ ، جیسے اخیسن برزید ، یہاں اور فعل ماضی نے ماضی میں ہے
اور یاد زائدہ ہے یعنی صامتاً تریداً ذالک الحسین ، زید حسن الہ ہو گیا ،

افعال مدح و ذم

ذو فعل ہو کسی کی تعریف یا مذمت کے لئے انھما کے لئے وضع کئے گئے ہیں
مدح : مدح کے لئے ذو فعل آتے ہیں :

نِعْمَ (۲) حَبَّذَ
نِعْمَ کے فاعل کاتین صورتیں ہیں ،

(۱) معرف بالمدح ہو ، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ :

(۲) یا معرف بالمدح کی طرف مضاف ہو ، جیسے نِعْمَ غَدَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ ۔
اس کا فاعل ضمیر ہوتی ہے جس کی تمیز نکرہ منصوب نہ ، واجب ہے
جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ ۔

یا اس کی تمیز لفظ مَا آتا ہے جیسے قرآن پاک میں ہے ، فَنِعْمَ أَهْلُ
یعنی نِعْمَ شَيْفًا هِيَ ۔

نوٹ : مندرجہ بالا مثالوں میں ترید مخصوص بالمدح ہے :
حَبَّذَ ، جیسے حَبَّذَ زَيْدٌ ، اس میں حَبَّ فعل مدح ہے ذالک اس کا
فاعل اور ترید مخصوص بالمدح ہے ۔

نوٹ : حَبَّذَ کے مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد تمیز یا حال بھی آ سکتا ہے ۔
تمیز کی مثالیں : حَبَّذَ رَجُلًا زَيْدًا ، حَبَّذَ امْرَأَةً رَجُلًا ۔
حال کی مثالیں : حَبَّذَ امْرَأَتُ زَيْدٍ ، حَبَّذَ امْرَأَتُ زَيْدٍ رَجُلًا ۔

زیدہ مذمت کے لئے بھی ذو فعل آتے ہیں : ۱۷ ، بَشَسَ (۲) سَاءَ

يَشْرِي الرَّجُلُ آيَةً جَهْلِي (فاعل معرف باللام ہے)
 يَشْرِي غَلَامٌ الرَّجُلُ أَبُو جَهْلِي (فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہے)
 يَشْرِي رَجُلًا أَبُو جَهْلِي (فاعل بشر میں ضم ہے)
 اسی طرح سَاءَ الرَّجُلُ أَبُو لَهَبٍ ، سَاءَ غَلَامُ الرَّجُلِ أَبُو لَهَبٍ اور
 سَاءَ رَجُلًا أَبُو لَهَبٍ۔

حروف کا بیان

اقسامِ حروف

حروف کی دو قسمیں ہیں ،

(۱) حروفِ عاملہ

(۲) حروفِ غیر عاملہ

حروفِ عاملہ

حروفِ عاملہ کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ جر

(۲) حروفِ مشبہ بفعّل

(۳) ما و لا مشبہتان بلمیس

(۴) لائے نفی جنس

(۵) حروفِ ندا

حروفِ جر

وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اُس کے آخر کو ”جر“ دیتے ہیں،

حروف جرستہ ہیں جو اس میں آتے ہیں۔
 بَاءُ تَاوُ کَافُ دَالُ ذَالُ ذِیالُ
 رُبُّ حَاشَ مِنْ عَدُوِّ مَنْ مَنِ حَسْبُ

(۱) بَاءُ : جیسے مَرَبُّنَا بَزِينُ

(۲) تَاءُ : جیسے تَالِدُو دَضْبِ بْنِ حَامِدٍ

(۳) کَافُ : تَرَيْنَا كَعْسَمِ

(۴) دَالُ : جیسے اَلَيْتَابُ لِخَالِدٍ

(۵) ذَالُ : جیسے وَاشِدُ لَا اَنْفُسَ بِنَا

(۶) ذِیالُ : مُذْنُو وَ مُنْذُو : جیسے مَا رِيَتْهُ فَاذْ شَجَرٍ مَضْبُورٍ
 مُنْذُو شَوْهَرٍ مَضْنُو

(۸) رُبُّ : جیسے رُبُّ طَائِبٍ مُجْتَمِعٍ نَفِيتُ

(۹) حَاشَ : جیسے جَاءَ الصَّلَابُ حَاشَ لِي

(۱۰) مِنْ : جیسے سِرْتُ مِنْ دَهْوَرٍ وَ كَرْتِي

(۱۱) عَدَا : جیسے جَاءَ الضِّيُوفُ عَدَا خِيَابِ

(۱۲) فِي : جیسے اَلْكَتُبُ فِي الْمَحْفَظَةِ

(۱۳) عَنْ : جیسے رَمَيْتُ السَّيْمَ عَنْ نَقَّارٍ

(۱۴) عَلَى : جیسے صَعَدَ نَزِيدٌ عَلَى سَقْفِ

(۱۵) إِلَى : جیسے ذَهَبَ طِفْلٌ إِلَى مَدْرَسَةٍ

(۱۶) حَتَّى : جیسے قَدِمَ اَبُو جُحَيٍّ حَتَّى لَمَسَهُ

(۱۷) خَلَا : جیسے ذَهَبَ اَنَاسٌ خَلَا فِی

حروف مشبہ بالفعل

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہ چھ حروف ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، كَانَ ، لَكِنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ -

- (۱) إِنَّ : جیسے إِنَّ تَرِيدُ اِتْلَعِنْدُ -
- (۲) أَنَّ : جیسے عَجَبْتُ أَنَّ بَكَرًا جَالِسٌ -
- (۳) كَانَ : جیسے كَانَ تَرِيدُ اَلْاَسَدَ -
- (۴) لَكِنَّ : جیسے حَضَرَ عَمْرُو لَكِنَّ تَرِيدُ غَايِبٌ -
- (۵) لَيْتَ : جیسے لَيْتَ خَالِدًا عَاصِمًا -
- (۶) لَعَلَّ : جیسے لَعَلَّ نَاصِرًا عَاقِبًا -

مَا وَلَا مشبہتان بلیس

یہ دو حروف ما اور لا ہیں جو بلیس والے تعلق کرتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا اور لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ -

لائے نفی جنس

اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَلَمْتُ فِي الدَّارِ - اگر اس لا کا اسم مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ - اگر لا کے بعد معرف ہو تو دوسرے معرف کے ساتھ لا کا تکرار ضروری ہو گا اور لا کوئی عمل نہیں کریگا اور وہ معرف مبتدا بنے

کی وجہ سے مرفوت ہوگا جیسے لَا تُرِيدُ عَذَابِي ۖ عَذَابِي ۖ اَلَا اُرِيدُ اَنْ يَّعَذَّبَكَ
بعد نکرہ مفردہ ہو اور وہ نہ سے نہ کے ساتھ تکرار ہو تو اسے پانچ طریقوں
پانچ اُصنافاً تکرار ہوگا جیسے :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .
لَا حَوْلَ لِي وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .

حروف نداء

یہ حروف کسی کو پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :

يَا ، اَيُّهَا ، هَيَّا ، اَيُّ ، ہمزہ مفتوحہ ۔

(۱) يَا : جیسے يَا كَلْبَةً ، يَا رُسُلًا ، يَا صَوْنًا عَنِيتَ وَسَمِعَ

(۲) اَيُّهَا : جیسے اَيُّهَا عَبْدَ اللهِ ۔ (۳) هَيَّا : جیسے هَيَّا قِصِي ۔

(۴) اَيُّ : جیسے اَيُّ نَرِيدُ ۔ (۵) ہمزہ مفتوحہ : جیسے كُفُوْسِي ۔

نہ اور ہمزہ مفتوحہ تہریب کے یے ، يَا وَرَثَتِي جسد کے یے

جبکہ يَا قَرِيبٌ وجہ دونوں کے یے استعمال ہوتا ہے ۔

حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ کی سترہ قسمیں ہیں :

(۲) حروف کیباب

(۱) حروف تنبیہ

(۳) حروف تنسیہ	(۴) حروف مصدریہ
حروف تانیق	(۶) حروف توقیع
(۷) حروف استفہام	(۸) حروف روع
(۹) تنوین	(۱۰) نون تاکید
(۱۱) حروف زائدہ	(۱۲) حروف شرط
(۱۳) حرف لولا	(۱۴) لام مغفوتہ
(۱۵) ما یعنی مادام	(۱۶) حروف عطف
(۱۷) تائے ساکنہ	

حروف تنبیہ

یہ مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے جملہ کے شروع میں آتے ہیں،
یہ تین حروف ہیں،

آلَا ، اَمَّا ، هَا ۔

(۱) آلَا : جیسے آلَا لَا تَقْرَأُ ۔

(۲) اَمَّا : جیسے اَمَّا لَا تَكْتُبُ ۔

(۳) هَا : جیسے هَا بَكَرٌ مُجْتَهِدٌ ۔

حروف ایجاب

وہ حروف جو جواب دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں انہیں حروف
ایجاب کہا جاتا ہے اور یہ چار حروف ہیں،

نَعَمْ ، بَلَى ، اَجَلٌ ، جَيِّدٌ ، اِنَّ ، رَاضِی ۔

۱۔ نَعَمْ : جیسے قرآن مجید میں ہے : نَعَمْ بَشَرًا

۲۔ بَلَىٰ : جیسے قرآن مجید میں ہے : بَلَىٰ لَعَنَ اللَّهُ الْفٰسِقِیْنَ

(۳۔ م۔ د) : اَجَلٌ جَدید اور ان : جیسے قرآن مجید میں ہے : اَجَلٌ

یا جَدِیْدٌ

۶۱۔ اِنِّی : جیسے قرآن مجید میں ہے : اِنِّیْ اَمْرٌ

حروف تفسیہ

حروف تفسیر دو ہیں : آئی اور اُن ۔

(۱) آئی : جیسے وَاسْتَلِ الْقَزِيَّةَ اِلٰی اَهْلِ الْقَزِيَّةِ

(۲) اُن : جیسے قُلْتُ لَئِنْ اَقَامَ

حروف مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنی میں در دیتے ہیں انہیں حروف مصدریہ

کہا جاتا ہے ۔ اور یہ تین حروف ہیں : فَا ، اَنْ اور اَنَّ ۔

(۱) مَا : جیسے وَصَّوْقَتْ عَلَيْهِمْ اَلْمَرَضُ بِمَا رَحَبَتْ

(۲) اَنْ : جیسے فَرِيْدًا اَنْ تَقْضٰ

(۳) اَنَّ : جیسے عَلِمْتُ اَنَّهٗ نَارٌ

حروف تخفضیض

وہ حروف جو کسی دم پر برائے کسر کو فتح بخارنے اور تخریب دینے کے

آتے ہیں انہیں حروف تخفضیض کہا جاتا ہے ۔ اور یہ چار حروف ہیں :

- ہذا : انا : اور تو ما
 ۱ : ہذا : جیسے ہذا صیغہ
 ۲ : انا : جیسے انا تفسر
 ۳ : تو : جیسے تو علی تھنت عمر
 (۴) : تو : جیسے تو

حرف توق

حرف توق صرف قد ج . جیسے قد قرء ، یکتا ب .

حروف استفہام

- وہ حروف جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتے ہیں .
 یہ دو حرف ہیں : ہمزہ ، ہل .
 (۱) ہمزہ : جیسے انا ید جالس .
 (۲) ہل : جیسے هل ذهب المجاہد .

حرف ردع

حرف ردع صرف کذا ہے یہ حرف متکلم کو گفتگو سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہے . جیسے کسی کو کہا جائے : اضرب بکرا . تو وہ کہے : کذا .

تنوین

تنوین وہ ساکن فون سب پر ہونے والی حرکت ہے جو کسی حرف پر داخل نہیں ہوتی۔
اور یہ فعل پر داخل نہیں ہوتا۔

تنوین کی اقسام

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) تنوین مکن

(۲) تنوین عوض

(۳) تنوین ترمز

(۴) تنوین تشکیر

(۵) تنوین تکرار

۱۔ تنوین مکن
۲۔ تنوین عوض
۳۔ تنوین ترمز
۴۔ تنوین تشکیر
۵۔ تنوین تکرار

یہ تنوین اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی یہ اسم، سمیت کے تعلق میں راسخ ہے اور مرابی حرکات کو قبول کرتا ہے جیسے نرینہ۔

۲۔ تنوین تشکیر

وہ تنوین جو اسم کے تکرار ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے صد۔

۳۔ تنوین عوض

وہ تنوین جو مضاف ایہ کے بعد میں آتی ہے جیسے حینۃ

احینۃ اذکون کذاں، اسی طریقت کو مکن، اور ساعۃ شذر۔

۴۔ تنوین مفت بلہ

وہ تنوین جو کسی حرف کے مقابلے میں ہو ایسے مُنْصَبِحٌ کہ اَلْبَن
نوٹ سام کی تنوین مُنْصَبِحُونَ (بن نہ کر سافر کے نون سے مقابلے میں)
تنبیہ : مندرجہ بالا تنوین کو چاروں قسمیں اِثْم سے سات تیناں ہیں۔

۵۔ تنوین ترنم

وہ تنوین جو کسی حرف کے آخر میں ترنم کے آتی ہے۔ ایسے شامہ
قول ہے : ہ

أَقْبَلَ الْيَوْمَ عَاذِلًا وَالْإِعْتَابُ
وَقَوْلِي إِنَّ أَصْبْتُ لَقَدْ أَصَابُنْ

یہاں ضرورت شعری کے تحت اَلْإِعْتَابُ کو اَلْإِعْتَابُنْ اور أَصَابُ کو
أَصَابُنْ پڑھا۔

نون تاکید

وہ نون جو امرار منہ ارع کی الجہ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ نون تاکیدی
دو قسمیں ہیں : (۱) نون ثقیلہ (۲) نون خفیفہ

نون ثقیلہ مشدّد ہوتا ہے جبار نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔

نوٹ : نون ثقیلہ و خفیفہ کے تفصیلی بیان کے لئے کتب سرف کی طرف
رجوع کریں۔

حروف زائدہ

حروف زائدہ آٹھ ہیں : اِنْ ، اَنْ ، مَا ، لَا ، مِنْ .

یاہ . لام ، کاف .

- (۱) اِنْ : جیسے مَا اِنْ تَرِیدُ قَارِئًا . (قرآن مجید)
- (۲) اَنْ : جیسے لَمَّا اَنْ اَکَلْتُ الثَّمَرَةَ . (قرآن مجید)
- (۳) مَا : جیسے اِذَا مَا صُنْتُ صُنْتُ . (قرآن مجید)
- (۴) لَا : جیسے مَا شَرِبَ تَرِیدُ وَلَا بَکُو . (قرآن مجید)
- (۵) مِنْ : جیسے مَا جَاءَنِي مِنْ اَحَدٍ . (قرآن مجید)
- (۶) بَاء : جیسے مَا عَمُرُوْا بِجَالِسٍ . (قرآن مجید)
- (۷) لَام : جیسے سَرِدَتْ لَكُمْ . (قرآن مجید)
- (۸) کاف : جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ . (قرآن مجید)

حروف شرط

حروف شرط تین ہیں : اِنْ ، لَوْ اور اَمَّا .

- (۱) اِنْ : جیسے اِنْ جِئْتَنِيْ جِئْتُكَ . (قرآن مجید)
- (۲) لَوْ : جیسے لَوْ يَذْهَبُ عُمْرُ لَهْلَكَ . (قرآن مجید)
- (۳) اَمَّا : جیسے اَمَّا تَرِیدُ فَمُنْطَلِقٌ . (قرآن مجید)

حرف لولا

یہ حرف بتاتا ہے کہ چونکہ پہلے جملے کا مضمون موجود ہے لہذا دوسرے

جنگل کے مضمون کی نفی ہے جیسے کَوْلَا عَلُوْا لِقَالِكَ عُمَرُوْا اگر علی نہ ہوتے تو
عمر بلاک ہو جاتے۔ لیکن چونکہ علی تھے لہذا عمر بلاک نہیں ہو سکے۔

لام مفتوحہ

یہ لام تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لَزِيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرُوْ۔

لہذا عُمَرُوْ درختِ حُلّ و سِدّ

مَا بمعنی مَا دَامَ

مَا جو مَا دَامَ کا معنی دے جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ۔

میں کھڑا رہوں جتنا جب
تک بیٹھا رہے گا۔

حروف عطف

حروف عطف دس ہیں : واو ، فاء ، ثم ، حتی ، اِمّا ، اَمْ ،
لَا ، بَلْ ، لِيْکِنْ ، اَوْ۔

(۱) واو : جیسے جَاءَ الْاَسْتَاذُ وَ التِّلْمِيْذُ۔ اس استاد اور شاگرد

(۲) فاء : جیسے قَامَ بَكَرٌ فَعَسِرُوْ۔ بکر اور شہر کے مریض

(۳) ثم : جیسے جَلَسَ وَالِدٌ ثُمَّ وَلَدَ۔ باپ اور بیٹا

(۴) حتی : جیسے مَاتَ وَ زِيْرٌ حَتّٰی مَلِكٌ۔ بادشاہ اور وزیر

(۵) اِمّا : جیسے نَصِيْرٌ اِمّا قَاعِدٌ وَ اِمّا قَائِمٌ۔ نصیر

(۶) اَمْ : جیسے اَقْلَمَ عِنْدَكَ اَمْ كِتَابٌ۔

(۷) لَا : جیسے نَامَ فَرِيْدٌ لَا نَاصِرٌ۔

(۸) بَلْ : جیسے مَا غَضِبَ مَلِكٌ بَلْ وَ زِيْرٌ۔

(۹) لِيْکِنْ : جیسے مَا جَاءَ عَامِرٌ لِيْکِنْ نَاصِرٌ۔

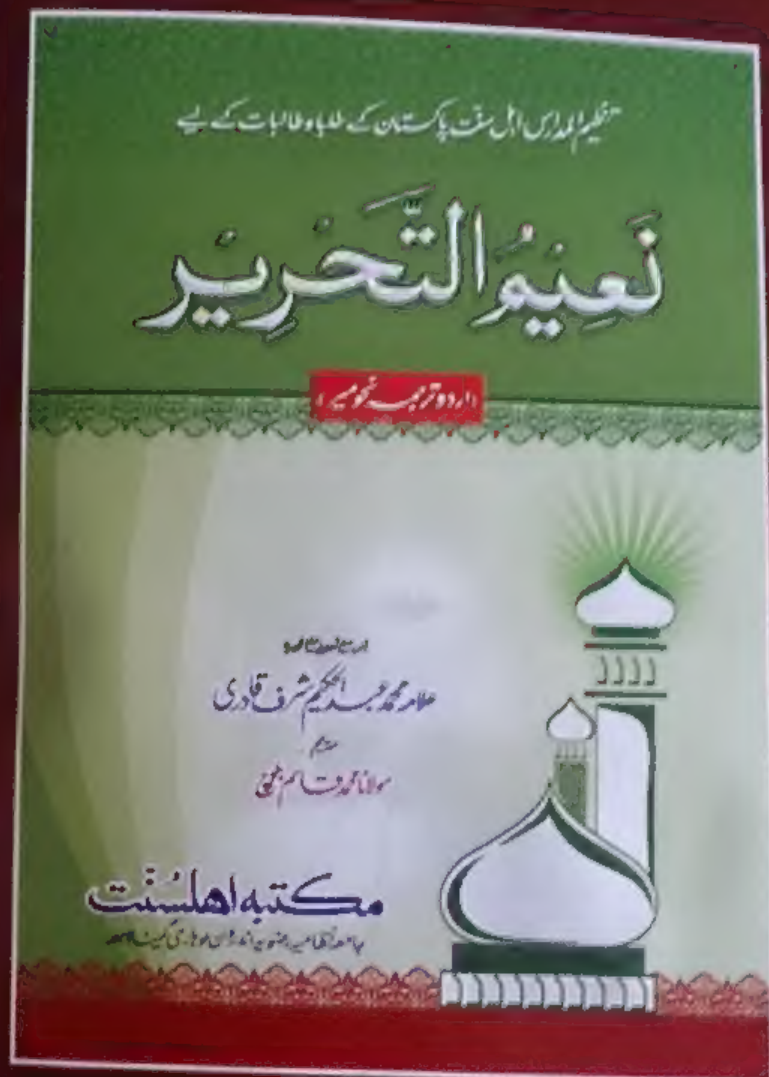
(۱۰) اَوْ : جیسے سَرَّأَيْتُ سَرَّجًا اَوْ فَرَسًا۔

تائے ساکنہ

یہ تار فعل ماضی کے ساتھ ملتی ہوتی ہے اور فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے ضَرَبْتُ يَهْدً۔ جب اس تار کے ساتھ کوئی ساکن حرف مل جائے تو تار کو کسر دیتے ہیں اس لئے کہ قاعدہ ہے : اَلشَّائِنْ اِذَا حُرِّكَ بِالْكَسْرِ۔ ساکن کو جب بھی حرکت دی جاتی ہے تو کسر کی حرکت دی جاتی ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

سوالات

- (۱) فعل کی اقسام کون کون سی ہیں ، نام اور مثالیں ذکر کریں ؟
- (۲) فعل مضارع کے اعراب کتنے ہیں اور وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی کتنی قسمیں ہیں ؟
- (۳) مضارع منصوب کب ہوتا ہے اور مجزوم کب ؟
- (۴) فعل لازم اور متعدی کی تعریف بیان کریں اور فعل متعدی کی اقسام بتائیں ؟
- (۵) افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے ؟
- (۶) افعال مقاربہ ، فعل تعجب اور افعال مدح و ذم کی تعریفیں ذکر کریں
- (۷) حروف کی کل کتنی اقسام ہیں ؟ نیز حروف جارہ کون کون سے ہیں ؟ اور کیا عمل کرتے ہیں ؟
- (۸) تنوین کی اقسام مع تعریفات بیان کریں اور مثالیں دیں ؟



مکتبہ اہلسنت

مکہ سنٹر دوکان نمبر ۱۰۰، مہینہ
 لاہور